

# سازگار



لکھنوی

ساقی عرپودی

۲۸/۱/۳۱

جملہ حقوق بحق ساقی مکہ ڈپو دہلی محفوظ ہیں

# منج طہور!

محمد علی کلاں

حضرت بہار اور بکھٹو!

ناشر

ساقی مکہ ڈپو دہلی

مطبوعہ

علیمی پریس دہلی



# فہرست مضامین

گزارش	..	..	..	(۳)
حمد	..	..	..	(۴)
سلام	..	..	..	(۵)
نشتیں	..	..	..	(۱۱)
عزلیں	..	..	..	(۲۵)
تظہیں	..	..	..	(۴۲)
گیت	..	..	..	(۵۰)
کلام قدیم	..	..	..	(۸۱)

# گزارش

حضرت بہزاد لکھنوی کے دو مجموعے "نغمہ نوز" اور "کیف و سرور" شائع ہو چکے ہیں۔ اردو پڑھنے والوں نے جیسی قدر ان کی کرنی چاہئے تھی کی۔ اور اسی قدر دانی کا نتیجہ ہے کہ یہ تیسرا مجموعہ شائع ہو رہا ہے۔ اس مجموعہ میں بیشتر چھپے نغموں کا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام "موج طہور" بھجوا دیا گیا۔ حضرت بہزاد کا ابتدائی کلام پہلے علیحدہ شائع کوئیکارادہ تھا۔ لیکن اس کی پوری مقدار ایک پورے مجموعے کیلئے ناکافی تھی۔ اسی لئے "موج طہور" کے اخیر میں اسے بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس کے مطالعے سے بھی محظوظ ہوں گے۔

شاہد احمد ہلوی

ساتھ بکڑ پوہلی  
۲۵۔ جون ۱۹۲۱ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# حَسْبُ

شکر کس طرح سے ہو تیرا ادا رب کریم  
 تو نے دینے سے سوا ہم کو دیار رب کریم  
 تھی قادر تھی خالق تھی شافی تھی حق  
 ہر طرح لیتے ہیں ہم نام تیرا رب کریم  
 تیرے ہی نام سے ملتی ہے تسلی دل کو  
 تو ہی سنتا ہے غریبوں کی دعا رب کریم  
 تیرے ہی فیض و کرم سے ہے دو عالم کی بہا  
 تیرے ہی دم سے ہے گلشن میں ہوا رب کریم  
 پتے پتے میں نظر آتے ہیں تیرے انوار  
 ذرہ قدہ میں ہے تو جلوہ نما رب کریم  
 وہ کونیں اٹھتی ہے تری محبت زمانہ کی نظر  
 تو ہی کرتا ہے زمانہ پہ عطا رب کریم  
 تیرے ہی فیض سے بہزا دے پائی عزت  
 تیرے ہی فیض سے بہزا دے بنا رب کریم

# سلام

السلام السلام السلام  
شاه عالی مقام

شاه دنیا و دین  
خاتم المرسلین  
راحت عاشقین

سرور ذی انام  
السلام السلام السلام

مالک بحر و بر  
وجه خلق بشر  
ذی حشم مقتدر

با عیش و شام  
السلام السلام السلام

لے شہ الش و جاں  
واقف کن فکاں  
وجه کون و مکاں

شاه ذی احشام  
السلام السلام السلام

حضرت ذی حشم



شاہ والا ہسم  
پُر عطا پُر کرم

شاہ خیر الانام  
السلام السلام السلام

جان بدر و حنین  
جداک حسینؑ  
سرور مشرقین

شاہ بطحا مفتاح  
السلام السلام السلام

السلام اے شاہ بطحا السلام

السلام اے صاحبِ لطف و کرم  
السلام اے قاطع ہر بند و غم  
السلام عالی ہسم والا شمیم

السلام اے جانِ کعبہ السلام  
السلام اے شاہ بطحا السلام

السلام اے حاصلِ دنیا و دین  
السلام اے مالکِ حلدِ بریں  
السلام اے جانِ جانِ عارفین

السلام اے سب کے مولا السلام  
السلام اے شاہ بطحا السلام

السلام اے بے مثال و بے نیاز  
السلام اے درِ دل کے چاہ ساز

السلام اے واقف دُنیاۓ راز

السلام اے میرے آقا السلام  
السلام اے شاہِ بطحا السلام

السلام اے صدرِ بزمِ اولیا  
السلام اے فخرِ جملہ انبیا  
السلام اے ابتداءِ انتہا

بے نظیر و پاک و یکتا السلام  
السلام اے شاہِ بطحا السلام

لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مقام

تم ہو شاہِ بحرِ دہر  
تم ہو مالکِ جن و بشر  
تم سے صنیا رہش و قمر

تم سے سحر و تم سے شام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مقام

تم ہو نبیوں کے سرتاج  
تم سے ہر دو عالم کی کراں  
تم ہو راجن کے ہیکلِ راج

تم ہو اماموں کے بھی امام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مقام



تمتعِ ہدایت تم ہی ہو  
باعثِ رحمت تم ہی ہو  
حاجتِ عبادت تم ہی ہو

تم ہو نورِ بیتِ حرام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مفتا م

حاصلِ دنیا حاصلِ دین  
ادنیٰ اچا کر روحِ امین  
باعثِ وجہِ دینِ مبسب

تم پر اتر احق کا کلام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مفتا م

تم سے ظاہر شانِ خدا  
تم ہو سبِّ الہِ اللہ  
تم پر ہے بہتر از افدا

پرگھتا ہے ہر روز مدام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
تم پر شاہِ بطحا مفتا م

جن کا ہے طیبہ مقام ان پہ درود اور سلام  
جو ہیں رسولِ انام ان پہ درود اور سلام  
حامیِ عالم ہیں وہ ہادیِ اعظم ہیں وہ  
کیوں نہ کہیں خاص و عام ان پہ درود اور سلام

جو ہیں حبیب خدا جو ہیں شہر دوسرا

جن کی ہے دنیا غلام ان پہ درود اور سلام  
جنکے ہیں یہ دو جہاں جنکے ہیں کون و مکاں

جن کے ہیں یہ صبح و شام ان پہ درود اور سلام  
مالک جن و بشر باعثِ نوز و شام

مہم سے ہے جن کا نام ان پہ درود اور سلام  
زارِ ارضی رسول العجا کر لے قبول

اتنا ہے میرا پیام ان پہ درود اور سلام  
دوتا ہوں بہتر ادا میں کرتا ہوں شریا دین  
بھیجتا ہوں صبح و شام ان پہ درود اور سلام

شاہِ بدئی شہرِ انام کم پہ درود اور سلام  
پڑھتے ہیں سب خاص و عام کم پہ درود اور سلام  
مست دلار ہوں سدا اپنا ہے اتنا مدعا

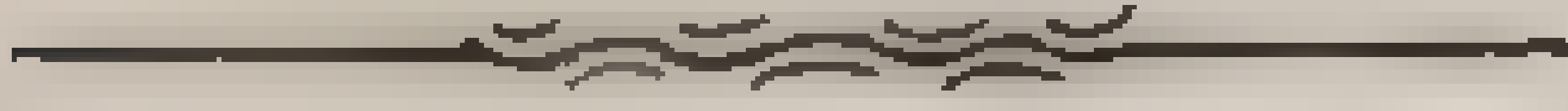
عمر اسی میں ہو تمام کم پہ درود اور سلام  
زندگی اس کی زندگی اس کی حیات ہے حیات  
پڑھتا ہے جو بھی صبح و شام کم پہ درود اور سلام  
زارِ روضہ رسول اکہدے سہری طرف سے بھی

اتنا سا ہے مرا پیام کم پہ درود اور سلام  
رنج و الم سے پُر ہونیں سچ میں مضطرب ہوں میں  
ہوتا نہیں کوئی بھی کام کم پہ درود اور سلام  
مشکلیں اسکی حل ہوں سب اسکو ہنو کوئی تعب

جو بھی رلے ٹہتا را نام کم پہ درود اور سلام



اتنا سوال ہے آقا مدینے میں ہو جب  
ہند میں کیوں ہے غلام کتم پہ درود اور سلام



# نعتیں

زہے حسرت و آرزوئے محمد  
مجھے صرف دنیا میں دو حسرتیں ہیں  
تو ہی جانے کب تک کی یہ زندگی ہے  
خیال محمدؐ مرے دل کی حسرت  
جو پہنچوں دیارِ مقدس تو سمجھوں  
مرا جذبِ دل میرے کام آ رہا ہے

مرے دل کو ہے حب جوئے محمد  
خدا کی طلب آرزوئے محمد  
الہی دکھا حیلہ کوئے محمد  
تمنا میری آرزوئے محمد  
کہ گویا ہوں میں رو بروئے محمد  
کھینچا جا رہا ہوں میں سوئے محمد  
میں دھن آہ کیوں دیکھوں رنگِ زمانہ  
نظر سے مری وقت کوئے محمد

خاکم و ختم ابنِ شاہِ امم شہ ہدا  
صاحبِ خلقِ بیکراں و واقفِ راز و جہاں  
مالکِ کوثر و جہاں صاحبِ سیرا میں دُعا  
روحِ روانِ صادقان نور نگاہِ عارفان  
دیدِ دیارِ پاک کیواسطے ہو نہیں بے قرار  
جب بھی کوئی الم ہو ادا فرم الم کیواسطے  
میں ہوں بھنور میں اگر ہنود پارنگائی ضرور

مرکزِ فکرِ اولیاءِ شاہِ امم شہ ہدا  
وجہِ قیام و دسرِ شاہِ امم شہ ہدا  
دارِ شہ تاجِ ہلِ انی شاہِ امم شہ ہدا  
عاشقِ ذاتِ کبریا شاہِ امم شہ ہدا  
ہے یہی میری انتہا شاہِ امم شہ ہدا  
میری زباں پہ آگیا شاہِ امم شہ ہدا  
آپ ہی کا ہی آسرا شاہِ امم شہ ہدا

آپ ہیں صاحبِ سخا سب پہ ہے آپ کی عطا  
میں ہوں گدائے یسوا شاہِ امم شہ ہدا



الہی دکھا دے دیار مدینہ  
 زمانہ مرے حال پر سہنس رہا ہے  
 ان آنکھوں کے قرباں ان آنکھوں کی عسرت  
 الہی مرے دل کی الجھن نہ جائے  
 جبیں عقیدت مری جھک رہی ہے  
 مجھے اب نہ ساقی نہ ساعز کی پروا  
 مری زندگی کے ہیں مقصود یہ دو  
 زمانہ کے مالک دو عالم کے مولا

بنا دے مجھے پھر غبار مدینہ  
 کرم کیجئے شہر یار مدینہ  
 جن آنکھوں نے دیکھی بہار مدینہ  
 رہوں میں سدا بیترا در مدینہ  
 مرے دل سے پوچھو وقار مدینہ  
 کہ طاری ہے مجھ پر خسار مدینہ  
 دیار چند اور دیا ر مدینہ  
 شہ سجدر و بر تاجدار مدینہ

میں سمجھوں کہ دھن اح معراج پائی  
 اگر زندگی ہو نثار مدینہ

مری اک تمنا ہے پروردگار  
 کرم کیجئے شافع روز محشر  
 جبرائیل بن طیبہ کی بیجاں ساہوں  
 کہانتک میں سہیسی آہو نکور و کور  
 دہائی ہے اب شاہ ہر دہرا کی  
 وہی ہے وہی صاحب قلب ہستی  
 ہر اک شے پہ ہر سایہ ذات اقدس  
 نظر کو متائے دیدہ بینی ہے

مدینہ کا ہو جائے مجھ کو نظر ارا  
 نہیں ہی نہیں کوئی میرا سہارا  
 مجھے ایسے جلیے سے مرنا گوارا  
 نہیں ہی مجھے ضبط کا اب تو یارا  
 مجھے حسرت دیدہ طیبہ سے مارا  
 محمد پہ جس نے کہ تن من کو وارا  
 جمال نبیین ہر طرف آشکارا  
 نظر کو نہیں کوئی جلوہ گوارا

سفینہ مرا بحر میں چل رہا ہے  
 محمد ہیں دھن اح میرا سہارا

چرخ ہے مائل ہیدا در سول عربیؐ ہاں یہی ہے دم ادا در سول عربیؐ

سنے سنے کہ میں ہوں طالب دیدِ طیبہ  
سنے سنے مری شہرِ یادِ رسولِ عربی  
حسنِ اندازِ وسخا خلق و عطا جو دو کرم  
تم میں ہر شے کھتی خدادادِ رسولِ عربی  
میرا ایمان یہ ہے ٹل جاتی ہے اسکی مشکل  
جو تمہیں دل سے کہے یادِ رسولِ عربی  
ننگ لطفِ ادھر بھی کہ گنہ گار ہوں میں  
زندگی ہے مری بر بادِ رسولِ عربی  
جانیوالے تو پہنچ جاتے ہیں طیبہ ہر سال  
میری خاطر بھی ہوا ارشادِ رسولِ عربی  
بگڑی بہزاد کی للہ بشتا دیں سرکار  
کیوں پریشاں رہے بہزادِ رسولِ عربی

باعثِ خلقِ دو جہاں صل علی محمد  
واقفِ رازِ کن فکان صل علی محمد  
حاملِ رازِ ابنِ دآں چارہ در دیکیاں  
عرشِ بریں کے میہاں صل علی محمد  
منہجِ سترِ دو جہاں مخزنِ رازِ بے نشان  
مرکزِ چشمِ عارفتاں صل علی محمد  
بدر کمالِ چرخِ دینِ دق و جانِ صادقین  
خاتمِ و ختمِ مرسلان صل علی محمد  
شافعِ یومِ ہل جزا عاشقِ ذاتِ کبریا  
باعثِ خلقِ انس و جان صل علی محمد  
اے شہرِ دوسرا مجھ پہ بھی اک نگاہِ مہر  
ہند میں میں بھی ہوں بیاں صل علی محمد

زندگی بھر میں رہوں مدہوشِ ارمانِ رسول  
یا الہی! ہاتھ سے چھوٹے نہ دامانِ رسول  
بس اپنی کی ذاتِ عالی تک ہے میری کائنات  
میری دُنیا میری عقبی دونوں قربانِ رسول  
اہلِ ایمان کو نہیں ہے کچھ بھی تابِ دمِ زدن  
میرا شہرِ ارمانِ خدادندی ہے فرمانِ رسول  
کیوں نہ اس خیرِ لوری پر جان و تن کو داریے



حشر میں ہوگا زمانہ زیرِ امانِ رسول  
 پاک آنکھیں چاہتے ہیں دیدِ حضرت کیلئے  
 کیا کروں اے شوق دیدِ رومی تا بانِ رسول  
 میں نظامی بھی نیاز سی بھی ہوں دھن اُح حزیں  
 مجھ کو ہے فخرِ غلامی علا مانِ رسول

باعثِ خلقِ دوسرا اصلِ علی محمد  
 واقفِ راز و جہاںِ حاملِ سرِ جزو کل  
 میرے نصیب کھل گئی ہو کے دیارِ مصطفیٰ  
 جن کی نظرِ نظرِ کرم جن کا لُغزِ لُغزِ عطا  
 سارے جہاں کو زلیست میں سارے جہاں کو بیدار  
 رہبر و ہادی جہاں مالکِ راز کن و کائنات  
 آپ کے نامِ پاک سے پاتلے دل تسلیاں  
 کیوں نہ ہوں آپ پر فدِ اصلِ علی محمد

جانِ دل آپ پہ قرباں شہِ مکی مدنی  
 آپ کی ذاتِ سو حاصل ہو اعرافِ خدا  
 کس طرح پہنچیں مدینہ کی زیارت کیلئے  
 آپ چاہیں تو تمنائے زیارت سے کئے  
 آپ کے چہرہ پُر نور کے آگے کیا ہیں  
 آنکھ سے دیدِ طلبِ سر میں ہو سوائے نیاز  
 دیدِ طبیعہ کا تمنا ہی ہے دھن اُح حزیں  
 اور حسرت ہے نہ ارماں شہِ مکی مدنی

کعبہ امید تیرا آستان  
ہفت زمیں اور یہ ہفت آسمان  
اے کہ ہوا عرش پہ تو میہماں  
انجم و خورشید و مہ و کہکشاں  
ہیں تری املاک زمین و زماں  
ملتا ہے ہر چیز میں تیرا نشان  
غم میں غریبوں کا تو ہی پاسبان  
جن و بشر و ملک انس و جان

بچھڑتا ہے یہ بے گھر کی  
دیکھ لے اک بار تیرا آستان

اے کہ تو ہے باعث کون و مکاں  
اے کہ تیری ذات کے آگے ہیں پست  
اے کہ تو ہی صاحبِ معراج ہے  
اے کہ ترے عکس سے پر نور ہیں  
اے کہ تو ہے مالک دنیا و دین  
اے کہ نگاہوں میں تو ہے دلیں تو  
اے کہ تو ہے صاحبِ جود و سخا  
اے کہ تیری وجہ سے پیدا ہوئے

حضور ماؤ شہنشاہِ مہارِ رسول کریم  
غریب پرور و حق آشنا رسول کریم  
پناہ عام و شہد دوسرا رسول کریم  
غریب دوست حبیبِ خدا رسول کریم  
ہر ایک پر ہے تمہاری عطا رسول کریم  
زباں سے کہہ یا جس نے بھی یا رسول کریم

بس ایک بار دینے کو دیکھ لے بے گھر کی  
دعا ہے اس کی یہ صبح و مس رسول کریم

شفیع و مالک روز جزا رسول کریم  
کریم و صاحبِ اخلاق و باعثِ کونین  
طیب درد دل و مرکزِ نگاہِ کل  
ظہور خالق و بیکس نوازا و لا ثانی  
فلک ہو یا کہ زمیں ہو کہ ہو یہ دو عالم  
ستم خدا کی مصیبت وہیں طلی اسکی

کعبہ کی زمیں اور ہے طیبہ کی زمیں اور

اللہ مرے کیوں نہ جھکے میری جبین اور

تجھ کو تو دینے کا ہر ایک ذرہ ہے فردوس



زائد کیلئے ہوگی کہیں خلیہ بریں اور  
 دنیا میں نہ آیا تھا محمدؐ سا کوئی بھی  
 دنیا میں نہ آئے گا محمدؐ سا کہیں اور  
 ہے یاد نبی دل میں نگا ہو نہیں سکتا  
 دل میں ہے مکین اور نگا ہو نہیں سکتیں اور  
 ارمان زیارت مجھے تڑپاتا ہے پیہم  
 یثرب کا ہوتیں دودھیں یثرب کے قریں اور  
 یہ دروہ ہے جس در سے زمانہ کی بنی ہے  
 میں چھوڑ کے در آپ کا کیا جاؤں کہیں اور  
 بس حسرت طیب ہے مری زلیت کا حاصل  
 دلیں نہیں ارمان کوئی دلیں ادا نہیں اور

یہ نہ پوچھو ہے کیا مدینے میں  
 بچہ اپائی دولت کو نہیں  
 دیکھ لیں ہم بھی گنبد خضرا  
 میری کشتی تو پار ہی ہو گئی  
 آبلہ پاتہ خون کھسا دل میں  
 یا الہی وہ دن بھی آج سائے  
 کیوں نہ جسامیں گدا سے ہر دہرا  
 اس کو کس طرح سے تدارک لائے  
 دل کا ہے مدعا مدینے میں  
 بچہ اچھا گیا مدینے میں  
 ہم کو پہنچا خدا مدینے میں  
 ہیں مرے نا خدا مدینے میں  
 خار ہیں گل نما مدینے میں  
 ہر فتنہ ہوا و امدینے میں  
 ہیں شر و سرمدینے میں  
 جس کا دل ہو پڑا مدینے میں  
 آؤ بہت زاد سوچتے کیا ہو  
 چلو بن کر گدا مدینے میں

آنکھوں سے بلوں اور کہوں ہائے محمد  
خالق مجھے یہ دولت دنیا نہیں مطلوب  
یہ حسن یہ رنگینی عالم یہ فضا نہیں  
آنکھوں کا ابھی نور مکمل ہی نہیں ہے  
خالق کی قسم اس کو مصیبت نہ کہی ہو  
اللہ کو معلوم ہے اس ذات کا رتبہ  
جہنم آدھ کو حاصل ہے غلاموں کی غلامی  
کیونکہ نہ وہ بڑا ہی رہے ہائے محمد

مراد یہ کہتا ہے ہائے مدینہ  
خدا کی قسم مضطرب ہو رہا ہوں  
بظاہر نہ جانے کس عالم میں ہوں نہیں  
وہی دل تو ہے دل بھی کہنے کے لائق  
لدا ہی دہاں کی ہے شاہی سے بہتر  
مرے غنچہ دل کو بھی تو کھلا دے  
مدینہ کو پہنچوں تو کس طرح پہنچوں  
یہ جہنم آدھ مضطرب نہیں کا کرم ہے  
کہ ہے میرے لب پر ثنائے مدینہ

محمد پہ صدقے جہاں ہو رہا ہے  
محمد پہ کیونکہ نہ شربان جاؤں  
الہی دکھا دے مدینہ کی گلیاں  
کہاں تک جئیں ہجر بئرب میں یارب  
خدا ان پہ کون و مکاں ہو رہا ہے  
کہ ان پر خدا کا لگاں ہو رہا ہے  
دل مبتلا پھر تپاں ہو رہا ہے  
جو جذبہ نہاں تھا عیاں ہو رہا ہے

یہ آنکھوں میں بھٹن اُٹا آئسو نہیں ہیں  
جو جذبہ نہاں تھا عیاں ہو رہا ہے

آپ سے ہے مری فخر یاد رسول عربی  
کچھ کچھ مری امداد رسول عربی  
آپ سے گزرنہ کہیں ہم تو بھلا کس سے کہیں  
دہر کے مائل بیداد رسول عربی  
مچر طیبہ میں تڑپتا ہوں تپتا ہوں  
اس قدر ہے مری رواد رسول عربی  
کیا کہوں آپ سے طیبہ کی زیارت کیلئے  
روح بھی ہے مری تاشاد رسول عربی  
چاہتا ہوں کہ مجھے دین کی دولت مل جائے  
دہر کی کچھ نہیں بنسیاد رسول عربی  
ہم نامی کو جو لیتے ہیں دمِ مست کل سیرا  
ان کی کروستے ہیں امداد رسول عربی  
یاد میں آپ کی ہیں اب بھی تپتا ہوں  
جب بھی گئی آپ ہی کی یاد رسول عربی  
حال ہم اپنی مصیبت کا بھلا کس سے کہیں  
کوئی شستا نہیں فخر یاد رسول عربی  
دید طیبہ کا اک ارمان سے بیٹھا ہے  
یہ غلام آپ کا بھٹن اُٹا رسول عربی

تمنا مری میرا ارمان مدینہ مرادین اور میرا ارمان مدینہ



بہاریں وہاں ہر قدم لوٹتی ہیں  
 ان آئینہ سامانیوں کو بھلا دے  
 وہیں کا تقدق ہے ہر خیر و برکت  
 وہیں داوطلبی ہے ہر وادرس کو  
 مدینے کے صدقے مدینہ کے قرباں  
 مدینہ کی تفریق بہتر آدکیا ہو  
 عزمن ہے مرادین و ایمان مدینہ

مطلوب مراد کوئے شہنشاہ مدینہ  
 بیشرب کا ہر اک ذرہ ہی مسجود خلافت  
 زاہد ہے کچھ کوئے فردوس کی خوش  
 ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان کھانا کا  
 کوئین کا ہر ذرہ نہ کیوں ان پر فدا ہو  
 لے ابرسہ اپنے پر نازاں ہوا تنہا  
 دنیا میں بہت گھوم چکے پائی نہ سکیں  
 بہر آد چلو سوئے شہنشاہ مدینہ

کیوں ہوں مضطرب و رنجور مدینے والے  
 ہوں مدینے سے بہت دور مدینے والے  
 روکے رکھتے ہی نہیں اشک مسلسل بھسکے  
 بن گئی آنکھیں تاسور مدینے والے  
 کوئی صورت ہی نہیں ہے کہ مدینے پہنچے  
 کیا کرے اب دل مجبور مدینے والے

نام اظہر بہ بہا لیستما ہوں اشک حسرت  
 اب تو یہ کر لیا دستور مدینے والے  
 اس تشا کے سوا کوئی تمنا ہی نہیں  
 دیکھ لوں روضہ پر نور مدینے والے  
 ہوش کھو دینے کو تیار ہوں نہیں مثل کلیم  
 ہاں مدینہ ہے مجھے طور مدینے والے  
 حسرت دیدہ سے بہتر ادبیت گریاں ہے  
 اس کو کر دیجئے مسرور مدینے والے

چلے دل بیتاب ذرا سوسے مدینہ  
 اس دہر سے بہتہ ہر کہیں کوئے مدینہ  
 دراصل اسی کلا ہے دماغ اسکا ہی دل ہے  
 تقدیر میں جس کی ہے خوشبوئے مدینہ  
 ہر کام پہ اک سجدہ شکرانہ کروں میں  
 قسمت مجھے لے جائے اگر سوسے مدینہ  
 ارمان تو بر آئے الہی مرے سائے  
 دل میں ہے فقط آرزوئے کوئے مدینہ  
 اتنی ہے گناہیں مرے خالق مری بہت سے  
 میری نگہ شوق رہے سوسے مدینہ  
 ہیں ہست ہوں بیہوش ہوں بچو ہوں سر آکر  
 لائی ہے صبا آج جو خوشبوئے مدینہ  
 دنیا کے یہ منظر تو بہت دیکھ چکے ہو  
 دھن ادا چلو اب طرف کوئے مدینہ

دل کو ہے بہت حسرت و اربابِ مدینہ  
 لائی ہے صبا بوسے گلستانِ مدینہ  
 اللہ کریم اے مہربانِ مدینہ  
 خالق کے بھروسہ پہ ہے مہمانِ مدینہ  
 مل جائے اگر خار بیابانِ مدینہ  
 ہاں چشمِ کریم اے شہِ ذیشانِ مدینہ  
 شاہوں کے بھی بڑھکے ہیں غلامانِ مدینہ

بہزاد ہیں تجھوں کہ ملی زندگی مجھ سے کو  
 پہنچوں نہ کبھی تادیر سلطانِ مدینہ

یا شاہِ عرب سرورِ ذیشانِ مدینہ  
 کیونکر نہ رے ٹھیری زباں صل علی کو  
 ظلمتِ ہر بہت خانہ ویراں میں ہمارے  
 کیوں بدیر و سامانیوں کا غوت ہو اسکو  
 سمجھوں میں اسے رگِ شاداب سے بڑھکر  
 اب امتِ عاصی ہے بڑی کشمکشوں میں  
 کیا دیکھ رہے ہو ہمیں اے دیکھنے والو

آپ نے بخشا ہے ایمانِ مدینے والے  
 آپ کا ہم پر ہر احسانِ مدینے والے  
 ورنہ کوئی نہیں انکا ان مدینے والے  
 آپ ہیں حاصلِ ایمانِ مدینے والے  
 ہم ہیں دوری سے پریشان مدینے والے  
 آپ ہیں صاحبِ قرآنِ مدینے والے  
 رحمِ لکھنؤ درِ ذیشانِ مدینے والے

دل و جاں آپ پہ قربانِ مدینے والے  
 آپ نے ہم کو بتائی رہ خوشنودی حق  
 آپ گرچا ہیں تو ہر دین سے زیارتِ ہم کو  
 آپ پر کیوں نہ پڑھیں لی سحر و دوا و سلام  
 ہم کو بلو ایسے اللہ مدد دینے جلدی  
 آپ پر کیوں نہ غذا ہو دل و جانِ عالم  
 اب تو بہزاد کو بلو ایسے جلدی شرب

مالکِ دنیا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 میرا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 عرشِ بریں پر جا ہوا الامت کا غم کھائیو والا  
 سب کا سہارا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 درسِ اخوت دینے والا درسِ محبت دینے والا



سب سے زالا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم

ساقی کوثر شافع محشر حق کا پیارا ادھر کا پیارا

راج دلا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم

حسن مجسم نور مجسم لطف مجسم خلق مجسم

پیارا پیارا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم

سب کی امیدوں کا سہارا ادھر کی کشتی تھیون ہارا

لہجا و ماوا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم

مارا مارا پھر تاسا ہے بہتر از جواک دیوانہ سا

اس کا سہارا کون محمد صل اللہ علیہ وسلم

نہ ہے برکت تاجدار مدینہ

ان آنکھوں کے صدقے ان آنکھوں کو قریاں

مدینہ کے کارن مرا جا رہا ہوں

مرے دل کی کھینچی بھی سوکھی پڑی ہے

مری زندگانی کا مقصد زیارت

رسول مکرم شہ دین و دنیا

مجھے آبلہ پائی کا خوف کیوں ہو

خدا جانتا ہے کہ دھلتی اچھ ہوں میں

فدا سے محمد نثار مدینہ

کہ جان بصر ہے غبار مدینہ

جن آنکھوں نے دیکھی بہار مدینہ

کرم کیجئے شہر یا مدینہ

ادھر کو بھی ابر بہا مدینہ

مرا مدعا ہے دیا مدینہ

شجاعت عالم نکلا مدینہ

کہ سچو لوں سے بہتر ہیں خار مدینہ

خدا جانتا ہے کہ دھلتی اچھ ہوں میں

فدا سے محمد نثار مدینہ

بھری رحمتوں سے ہے دنیا کر بیڑا

جی بھی تو ہے ہر شخص شیدا سے بیڑا

کہاں تک ہوں دوری ارضی اطر

کرم بس کرم میرے آفائے بیشر  
 حقیقت تو یہ ہے وہ آنکھیں کھلیں آنکھیں  
 جن آنکھوں نے دیکھا تماشا آفائے بیشر  
 تھوڑیں ہے اپنے سجدوں کا نقشہ  
 خیالوں میں ہے میرے دُنیا آفائے بیشر  
 حریم مقدس کے پرے آٹھے ہوں  
 میسر ہو اس دم تماشا آفائے بیشر  
 کوئی حال دہن اچا جب پوچھتا ہے  
 یہ دل چاہتا ہے کہوں آفائے بیشر

شاہ کون و مکاں محمد ہیں  
 سر عالم ہے منکشف الت پر  
 کیوں نہ یامی طلب طہر اس سمت  
 ہیں انہی کی تجلیاں ہر سو  
 ملتی ہے انکے پاس دلی مراد  
 کون ہے جو نہیں غلام ان کا  
 کیوں نہ بہت زاد کامراں ہوں میں  
 رہبر کارواں محمد ہیں

سارے عالم کی تماشا شہ مکی مدنی  
 ہے یہی ایک تماشا شہ مکی مدنی  
 بیٹو! ہونہیں خدا راہرا کا سہرہ چاہئے  
 یہ مری زلیست مری جاں مری عزتہ علم  
 میرے دل کا بھی سہارا شہ مکی مدنی  
 ہے یہی دیکھا نہیں بطحا شہ مکی مدنی  
 شاہ عالم شہ والا شہ مکی مدنی  
 ہے ترے نام کا صدقہ شہ مکی مدنی

ہر گھڑی رہتا ہوں میں مضطر و بد طریقہ  
 یہ مہ و انجم و خورشید بھلا کیا شے ہیں  
 لٹ چکی ہے مری دُنیا شہرِ مکی مدنی  
 آپ ہی سے ہے اجالا شہرِ مکی مدنی  
 نذر طوفاں ہوا جاتا ہے سفینہ میرا  
 ایک ادنیٰ سا اشارہ شہرِ مکی مدنی  
 رات دن رکھتی ہے بہرِ آؤ کو ہجو و تپساں  
 یہ تمنا ہے مدینہ شہرِ مکی مدنی

یا ختمِ رسل سرورِ ذیشانِ مدینہ  
 اے صلِ علیٰ سطوتِ سلطانِ مدینہ  
 کب تک نہ بر آئیں گاہِ ارمانِ مدینہ  
 شاہوں کی بھی بڑھکر ہیں غلامانِ مدینہ  
 اے اللہ مقدّر سے کہیں تو وہ دن آگئے  
 پلکوں سے چنوں خارِ بیابانِ مدینہ  
 کیا خوف ہو مجھ کو ہو مکملِ بارِ سامان  
 زحمت کوئی پاتا نہیں مہمانِ مدینہ  
 ہاں جبرِ قیٰ جلد سے ہے چشمِ مدینہ  
 اللہ سے آئینہ سا مانِ مدینہ  
 اسکی ہی ضیاءوں سے ہے نورِ مدینہ  
 یہ کون سا مکان کیوں ہوں قربانِ مدینہ  
 رہتا ہے مری روح پہ اک ہیٹ سلطانی  
 بہرِ آؤ سے دلیں ہی ارمانِ مدینہ

زبانِ خلق پہ ہر وقت نام ہے تیرا  
 تو ہی ہے واقفِ رازِ جلی و رازِ خفی  
 ہر ایک فردِ بشر ہے ترا ہی شیدا می  
 نئے نئے شاعرِ کرم سے ہے یہ نیتِ دیں  
 تری ہی ذاتِ کرم کا ہے یہ نظامِ جہاں  
 نئے کرم سے ہی ہوتی ہے حلِ ہر اک مشکل  
 مقامِ ہو سے بھی آگے مقام ہے تیرا  
 کلامِ حق ہی کا مطلب کلام ہے تیرا  
 دلوں میں تو ہے زبانوں پہ نام ہے تیرا  
 خلوص و زہد و محبت پیام ہے تیرا  
 ہر اک درّۂ عالم عندا م ہے تیرا  
 بنانا دہر کی بگڑی کو کا م ہے تیرا  
 مدینہ زلیست ہیں اک بار دیکھ لے بہرِ آؤ  
 کرم خد اکیسے فیضِ عام ہے تیرا



کیوں کروں شکوہ آلام مدینے والے  
بھر طیبہ میں ٹڑپتے ہی گذرتی ہیں مجھے  
بزم کو نہیں ترے دم سے ہی ہنگامہ کنایا  
میری آنکھوں میں کچھ آشوبی چھلک آئے ہیں  
دید طیبہ کیلئے رہتا ہوں ہر وقت تیاں  
لیجئے جلد خبر اب کہ مری دنیا میں

مجلو کافی ہے ترا نام مدینے والے  
رات دن اور سحر و شام مدینے والے  
فیضِ عالی ہے ترا عام مدینے والے  
جب بھی آتا ہے ترا نام مدینے والے  
ایک باقی ہے یہی کام مدینے والے  
ہے نہ آغاز نہ انجام مدینے والے

وہ فدائے دیر دارِ رسل کہلائے  
ہو یہ بہتہ زاد کا انجام مدینے والے

سر دارِ رسل سیدِ ابرار مدینہ  
کچھ آبلہ پائی کا مجھے خوف نہیں ہے  
ان کے ویراقدس پہ چلیں چھکی ہی سب کی  
بسم کیوں نہ کریں آہ نہ کیوں شک بیاہیں

سُنئے کہ میں مدت سے ہوں بیمارِ مدینہ  
پھولوں سے بھی بڑھک رہی تھی خارِ مدینہ  
شاہوں کے شہنشاہ ہیں سر دارِ مدینہ  
ہم کو تو میسر نہیں دیدارِ مدینہ

بہزاد کا ویراں کلہ ویراں اپڑا ہے  
اس سمت کو بھی ابرگہسہ بارِ مدینہ

آنکھ فدائے روستے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
قلبِ نثار کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
دُشمنوئے کونین سے بڑھکر چھو لوسی بڑھکیوں سے بڑھکر  
خوشبوئے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میری ذکرِ مدینہ دین مرادین شہِ لطیف

ایماں میرا روستے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم و نظر کا ذکر ہی کیا ہی ذکر ہی کیا ہی فکر ہی کیا ہی

کہتا ہے دل چل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 روح ہر لڑاں دل ہی پریشاں آنکھ ہی تر چہرہ اشردہ  
 لائی صبا پھر پوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 رنج و الم کب ہیں مے شایاں کیوں نہ رہوں بہر اویشاں  
 بن کے گدائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سردار رسل سرور آقائے مدینہ  
 بے چین جو کرتی ہے منتائے مدینہ  
 سو بار بھی گر ہو گئی بطحا کی زیارت  
 کیا خاک سملائے چین و ہر نظر میں  
 تم اور کوئی ذکر نہ چھڑ دھرے آگے  
 کب تک ہیں کہے جاؤں بھلا ہائے مدینہ  
 بلیا خستہ کہہ اٹھتا ہوں میں ہائے مدینہ  
 پھر بھی نہ یہ کم ہو گی منتائے مدینہ  
 نظروں میں بسی ہے مری دُنیا ئے مدینہ  
 یہ جانِ حزن میں ہی مری شدیدائے مدینہ  
 شاید کوئی سن لے یو نہی فریاد ہماری  
 بہر آدھن میں آنکھیں ہائے مدینہ

میرا دل شدیدائے طیبہ میں ہوں شدیدائے رسول  
 دل میں ہے ہائے مدینہ لب پہ ہے ہائے رسول  
 ہاں وہی آنکھیں ہی آنکھیں بھین آنکھیں و ہر میں  
 ہائے جن آنکھوں نے دیکھا روئے زیبائے رسول  
 یہ تمنا ہے کہ میں پہنچوں دیارِ پاک میں  
 یا الہی میرا سر ہو اور ہو پاسے رسول  
 یہ فلک کے ماہِ داغِ بزمِ بہ فلک کا آفتاب  
 لاسکیں گے کیا یہ تابِ روئے زیبائے رسول  
 اہل عرفاں جانتے ہیں اس کے رمزِ خاص کو

مثلی ایمانے خداوندی ہے ایمانے رسول  
 بیکیان دہر کی ہے اصل میں منزل و ہی  
 وہ دیار پاک اطرچو کہ ہے جلتے رسول  
 نام نامی سن کے اسے پہر آد ہوتا ہے یہ حال  
 ہم جو کھو جاتے ہیں کہہ اٹھتا ہے دل ہائے رسول

اللہ کریم کجیے سرکار مدینہ  
 درباروں میں دربار ہر دربار مدینہ  
 ہر جا پر نظر آتے ہیں انوار مدینہ  
 کچھ اپنے غلاموں کی خبر ہے کہ نہیں ہے  
 ہم کو بھی دکھا دیجئے دربار مدینہ  
 سب سے بڑی سرکار ہر سرکار مدینہ  
 اللہ ریائے شمع صلیا بار مدینہ  
 یا مطلبی سید ابراہار مدینہ  
 دھن ادا تجھے خوف نہیں روز جزا کا  
 آقا ہیں مرے احمد مختار مدینہ

نہ پوچھو کہ کیا ہیں ہمارے محمد  
 انھیں نے بتائیں ہمیں حق کی باتیں  
 نہ کیوں ان پر صدقہ ہوسار زمانہ  
 زمین بھی ہے انکی زماں بھی ہر ان کا  
 شہ دوسرا ہیں ہمارے محمد  
 رسول خدا ہیں ہمارے محمد  
 حقیقت نما ہیں ہمارے محمد  
 شہ دوسرا ہیں ہمارے محمد  
 بڑے پر عطا ہیں ہمارے محمد  
 نہیں خونت شمش کا بہتہ دیکھوں ہر  
 نصیب خدا ہیں ہمارے محمد

سینے میں لئے بیٹھا ہوں ارمان مدینہ  
 اللہ کریم کجیے سلطان مدینہ



وہ کون ہے جس پر کہ نہیں لطف و عنایت  
 کس کس پہ جہاں میں نہیں احسانِ مدینہ  
 پھیلانے ہوں دامن کو کرم کیجے خدا را  
 یا شاہِ عرب سرورِ ذیشانِ مدینہ  
 مدت سے ترستی ہے مری جانِ فشرده  
 لائی جو صبا بونے گلستانِ مدینہ  
 وہ کو نشانِ ہوگا جو پہنچوں گا مدینے  
 بچھن آدھرے دل میں ہر ارمانِ مدینہ

اپنی دکھا دے دیارِ مدینہ  
 نظر پر نہ کیوں ہو زمانہ نقصدق  
 خدا کی قسم میرا ایمان یہ ہے  
 سکوں میں تو کوئی مزا ہی نہیں ہے  
 دل و دیدہ دونوں ہیں سرمست و بخود  
 ہو رہا ہوں جو نامِ طیبہ کو سن کر  
 ہر اک کو طفیلِ نگارِ مدینہ  
 بسی ہے نظر میں بہارِ مدینہ  
 گلوں سے بھی بہتر ہے خارِ مدینہ  
 الہی بنا ہے شہرِ مدینہ  
 عجیب ہے فضلے بہارِ مدینہ  
 وہی ہے وہی ہو شیارِ مدینہ  
 مجھے اور بہت زاد ارمان نہیں ہے  
 تمنا ہے دیکھوں بہارِ مدینہ

آپ کا سب سے احسانِ رسولِ عربی  
 آپ ہیں باعثِ ایمانِ رسولِ عربی  
 منظرِ ذاتِ خدا و اقیانِ اسرارِ مہتام  
 کیوں دو عالم نہ ہو قرآنِ رسولِ عربی  
 آپ رحمت ہیں ہر اک وقت ہر عالم کیلئے

دہر ہے بندہ احسان رسول عربی

آپ ہی کو ہوئی معراج بہ درگاہ خدا

ورنہ کس کا تھا یہ اسکان رسول عربی

آپ کی ذات گرامی پہ تھا جاں میری

اور میں آپ پہ تیراں رسول عربی

ایک ارمان ہے بہت بڑا دیکھے طیبہ

اور کوئی نہیں ارمان رسول عربی

ہر شخص پر ہے رحمت سلطانِ مدینہ

دُنیا میں یہ تھی دولتِ سلطانِ مدینہ

جس دل میں نہیں حسرتِ سلطانِ مدینہ

اللہ دکھا صورتِ سلطانِ مدینہ

کتنی فقر پہ یہ سلطوتِ سلطانِ مدینہ

سب کو ہے غمِ فرقتِ سلطانِ مدینہ

دنیا ہوئی مدہوش زمانہ ہوا بے خود

بہز آدے کی مدحتِ سلطانِ مدینہ

مدینے کا حاصلِ نظامِ راہیں ہے

بجز آپ کے کچھ سہارا نہیں ہے

وہ کیا ہے کہ محبوِ پیارا نہیں ہے

چمکتا ہمارا ستارا نہیں ہے

کوئی اور کیا غمِ کارا نہیں ہے

یہ آنسو ہے آنسو یہ تارا نہیں ہے

ہمیں اب یہ جینا گوارا نہیں ہے

رسولِ مکرم ہم عصیاں زدوں کا

مدینہ کے درے ہوں یا خاکِ یثرب

مدینہ تو جاتے ہی ہیں جانیو اسے

کٹ لے قافلہ دالوتِ نہا چلے ہو

جو مڑگاں کے اوپر نظر آ رہا ہے

مدینہ کی گلیاں نظر میں لہی ہیں اب ان کے سوا کچھ گوارا نہیں ہے  
 ہمیں زندگی دی ہے بہتر اور مضطر  
 ہمیں عشق احمد نے مارا نہیں ہے

مری زندگی کا حاصل مدینہ  
 محبت جسے چاہے جیسا بنا دے  
 نہ طوفاں کا ڈر ہے نہ موجوں کی پروا  
 زمانہ سے بچو و چلا جا رہا ہوں  
 فنا سے زمانہ سے گھبرا چکا ہوں  
 یہ شاہد مری اشک آلود آنکھیں  
 مری جاں مدینہ مراد دل مدینہ  
 نہ آساں مدینہ نہ مشکل مدینہ  
 ہے کشتی عصیاں کا ساحل مدینہ  
 ہیں رہرو ہوں ہی میری منزل مدینہ  
 دکھائے مجھے جذب کامل مدینہ  
 کہوں کیا کہ ہے حسرت دل مدینہ  
 یہ شاہوں کے انداز بہت زاد کیوں ہیں  
 چلو بن کے نام مشعل سا مل مدینہ

دہر کے : دی دہر کے ہمدم صل اللہ علیہ وسلم  
 جاں مدینہ جان دو عالم صل اللہ علیہ وسلم  
 صاحب شوکت شافع محشر جان صداقت جگ کر سرور  
 رہبر اعلیٰ بادی اعظم صل اللہ علیہ وسلم  
 غنچہ غنچہ آپ کے خنداں ذرہ ذرہ آپ کے جہراں  
 آپ کے ہے یہ دہر منتظم صل اللہ علیہ وسلم  
 باعث نور ماہ منور ختم رسالت ختم بنیہ  
 فخر سولاں نازش آدم صل اللہ علیہ وسلم  
 ساتی کوثر جان زمانہ سب سے بہتر سب سے یکانہ  
 حسن مکمل نور مجسم صل اللہ علیہ وسلم

دل کو ہے ارمانِ مدینہ سن لیجے جانا نہ مدینہ  
 سن لیجے اسے میرے مکرم صل اللہ علیہ وسلم  
 ہجر مدینہ میں گریاں ہے اسکو بھلا آرام کہاں ہے  
 دیکھئے یہ بہتر زاد کا عالم صل اللہ علیہ وسلم

کیونکر رٹوں نہ نام رسول کریم کا  
 جن و بشر میں حورو ملک میں طیور میں  
 اللہ جانتا ہے ہر می سوزش دلی  
 میرے گریے کٹھن نہیں طیبہ کی منتزلیں  
 معراج کیوں نہوتی رسول کریم کو  
 نام دیار پاک سے آہوں کیوں نہ بہتار  
 بہتر زاد ہوں غلام رسول کریم کا  
 ہیں تو ہوں اک غلام رسول کریم کا  
 ہے ذکر صبح و شام رسول کریم کا  
 روتا ہوں لیکے نام رسول کریم کا  
 شہید اہوں لا کلام رسول کریم کا  
 تقاضا ترسش ہی سہتا نام رسول کریم کا  
 نام دیار پاک سے آہوں کیوں نہ بہتار  
 بہتر زاد ہوں غلام رسول کریم کا

دہریں ہے ہر ایک سمت رنگِ جمالِ مصطفیٰ  
 دل سے نہ جانتیگا کبھی میرے خیالِ مصطفیٰ  
 امت پر گناہ کو میرے لئے معاف کر  
 خالق و دہاں سے ہے بس یہ سوالِ مصطفیٰ  
 کون و مکاں میں دیکھ لو سائے جہاں میں بیکہ لو  
 پاؤ گے غم کہیں نہیں مثل و مثالِ مصطفیٰ  
 گل ہیں ہے اک اداسے خاص دہلیں ایک رنگِ خاص  
 جلوہ نگن ہے ہر طرف رنگِ جمالِ مصطفیٰ  
 خلق کی حد کوئی نہیں رحم کی حد کوئی نہیں  
 شوقِ قمر کا متجزہ اس نے اکمالِ مصطفیٰ



مجھ پر اثر کریگی کیا خاک یہ دیکھتی دھڑ

میری نظر نظر میں ہے رنگ جمال مصطفیٰ

تیرے کرم سے اے خدا پا چکا مددائے دل  
کافی ہے مجھ پر فقیر کو الفت آل مصطفیٰ

طفیل محمد و آل محمد  
زمانہ میں کب ہے مثال محمد  
یہ ادنیٰ اس ہے اک کمال محمد  
نہ جا بیگا دل سے خیال محمد  
ہر اک شے سے ظاہر جمال محمد  
ہے عین عبادت خیال محمد  
ضیاء رخ پر جمال محمد  
نہ ہے اور نہ ہوگی مثال محمد

الہی دکھا دے جمال محمد  
زمانہ میں کب تھا کوئی ان کا جیسا  
ہوا چاند بھی اک اشارہ میں ٹکڑے  
ہرے دل کی حالت خدا جانتا ہے  
ہر اک شے میں پنہاں ہے ان کی تجلی  
نہ کیونکر ٹوں نام نامی کو ہر دم  
دھنی تھے مقدر کے دیکھی جہنوں نے  
خدا کی قسم میرا ایمان یہ ہے

نظامی نیازی ہوں بظہر احدا مجھ کو  
ہے مخترع علامہ آل محمد

یعنی رسول کبریٰ اصل علی محمد  
جس نے بھی دل سے کہہ دیا اصل علی محمد  
آپ ہیں شاہ دوسرا اصل علی محمد  
مجھ پر کبھی کیجئے عطر اصل علی محمد  
آپ تو خود ہیں حق مخلص علی محمد  
جو ہے غلام آپ کا اصل علی محمد

شاہ احمد شاہ بد اصل علی محمد  
مشکلیں اسکی مل گئیں رحمتیں اسکی مل گئیں  
کون و مکاں ہیں آپ ہیں نور جہان ہیں  
طیبہ تو لوگ جا چکی ہیں بھی یہاں پہنچیں  
شارع روز حشر آپ واقف روز نشر آپ  
اسکو جہان سے کیا غرض کون مکاں سے کیا غرض

اور کسی سے کیا کہوں اور کسی سے کیوں کہوں

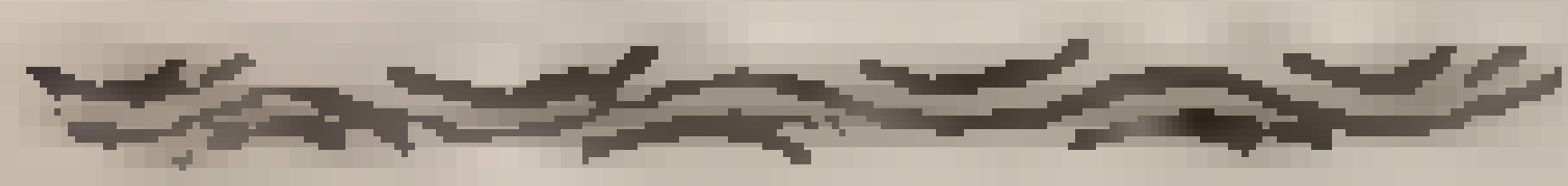
ہیں تو ہوں آپ کا اگر اصل علی محمد

ہیں کیوں نہ کوں حسرت دیدار محمد  
یہ درد یہ سوز سن یہ مرغن عین شفا ہر  
ہر ذرہ میں ہر پتہ میں ہر غنچہ میں گل ہیں  
اللہ کرے سب کو عطا سا غزایاں  
جینے کی اُسے تکر نہ مرنیکا اُسے غم  
ایمان کی تو یہ ہے کہ ہر صاحب ایمان  
بہر آد خسر وہ کی یہ ہر وقت دعا ہے  
اللہ دکھا دے ضیاء بار محمد

کرم کیجئے اے شہنشاہ بطحا  
دہنی کئے جو قسمت کے پہنچے مدینے  
زمانہ کے مالک زمانے کے مولا  
ہمیں اس کا ایمان حقیقت میں ایمان  
ہر اک نئے زمانہ کی ہے نور افشاں  
جہین دو عالم جھکی ہے دہاں پر  
اسی کا تو بہسترا دے ہے مختار بہر کو  
کہ آقا ہیں میرے شہنشاہ بطحا

کیوں ہوں میں شربان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
بانتھ میں ہے دامن محمد صل اللہ علیہ وسلم  
پھیلی ہوئی ہے ہر دو جہانیں فرش زمیں پر کون مکان میں

نوشہرے بستان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 حق نے عطا کی مراد انکو بخشا شفاعت کا تاج ان کو  
 اللہ اللہ شان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 قدموں میں رکھیں انکے شاہی پردہ کچھ مست عشق الہی  
 فقر و بے سامان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 کیوں ہے بہاں آئینہ سماں کھل نہ سکے گا قلب پریشاں  
 دل تو ہے حبیبہ ان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 آہ چلو طیبہ ہو آئیں اپنا مقدر چل کے بنائیں  
 بن جائیں مہمان محمد صل اللہ علیہ وسلم  
 دنیا کا ارمان کروں کیوں دنیا پر بے سازم دوں کیوں  
 کافی ہے دامن محمد صل اللہ علیہ وسلم



# غزلیں

نہ مل سکا کسی صورت مجھے شہرِ ارباب تک  
 دلِ حزیں ہے محبت میں سو گوارا اب تک  
 ہر ایک نئے گورنہ کی پارہا ہوں حسین  
 بسا ہوا ہے تنکا ہو نہیں روئے پار اب تک  
 الہی چاک گریباں کی تیسرے خیر ہے  
 سمجھ رہا ہے زمانہ اسے بہار اب تک  
 اب انتظار کی دینا سے ماورا ہوں میں  
 نگاہِ شوق رہی وقتِ انتظار اب تک  
 مرے چمن میں ذرا بھی خزاں کا درد نہیں  
 اسی طرح سے ہے دامنِ تارِ ارباب تک  
 یہ فیض ہے مری توبہ کا دیکھ لے ساقی  
 کہ میکہ پہ ہے چھائی ہوئی بہار اب تک  
 شمار اس کے ملا جس کو کوئی ہمدم دوست  
 ہمیں تو مل نہ سکا کوئی شگوار اب تک  
 نقاب کس لئے لڑاں ہیرو نے روشن کی  
 نگاہِ شوق ہے شاید امیدوار اب تک  
 سحرِ عشق کا شاید یہ فیض ہے بھٹن آں  
 بٹھا ہوا ہے مری سمتِ پائے پار اب تک



زندگانی وبال ہے پیارے  
اب تو اپنا خیال ہے پیارے  
صرف اس کا ملال ہے پیارے  
ہر نظر بے مثال ہے پیارے  
ہاں ہمارا یہ حال ہے پیارے  
یہ ہمارا کمال ہے پیارے  
متم کو کس کا خیال ہے پیارے  
اک غم لازوال ہے پیارے

کچھ عجب دل کا حال ہے پیارے  
اب ہمتار کوئی خیال نہیں  
متم نے اب تک نہ حالِ دل پوچھا  
ہر نظر جان و دل کی طاب ہے  
جی رہے ہیں مگر مصیبت سے  
متم کو لے آئے ہیں تھوڑے میں  
متم یہ کیوں آؤں گے بھرتے ہو  
اللہ اللہ متلبِ مفضل کو

ان کی تحفیں کچھ نہیں دیکھنی اح  
اب تو سب سے سوال ہے پیارے

اچھا کیا سلوکِ دل بے قرار نے  
دُنیا سے کھو دیا سِرِ دل بے قرار نے  
جو دردِ دیریا ہے تمنا ہے بار نے  
یہ کون ہے گیارہری دُنیا سوار نے  
چونکا دیا ہے آدھری بہار نے  
یہ حال کو دیل ہے تری انتظار نے  
سجدے کراہی ہیں مجھے کوئی بار نے  
کھو دیا سِرِ دو جہاں تری انتظار نے

ہر سمت جا رہا ہوں اپنی کو پکارنے  
اب مجھ کو اپنا ہویش نہ دُنیا کا ہویش ہو  
اس دور و ماضی پر بہ کون و مکانِ شہار  
اللہ کس کے دل کا حال ہے ہر طرف  
دستِ جنوں کو پھر ہے گریبانگیِ آرزو  
اب دل کو انتظار کی عادت سی ہو گئی  
زاہد مرا قصور نہیں ہے تری قسم  
اب بدگمانیوں میں بسر کر رہا ہوں نہیں

اک قسمت کے واسطے مری دُنیا بدل گئی  
دیکھنی اح کب کب بدلے اختیار نے

اک بیوفا سے چاہ کئے جا رہا ہوں میں

یوں زندگی تباہ کئے جا رہا ہوں ہیں

ہر لحظہ آہ آہ کئے جا رہا ہوں ہیں

تیرے لئے گناہ کئے جا رہا ہوں نہیں

آنکھیں بھی خشک ہیں مری اور لب بھی ہیں خشک

ہر طرح سے تباہ کئے جا رہا ہوں ہیں

الزام کفر کو بھی میں سراپے سے چکا

ہر بات سے پناہ کئے جا رہا ہوں ہیں

دنیا تو کہہ چکی ہے نبوت کو جبرم ہے

پھر بھی یہی گناہ کئے جا رہا ہوں ہیں

وہ ہیں کہ اپنے منہ کو چھپاتے ہیں بار بار

ان کی صرحت نگاہ کئے جا رہا ہوں ہیں

یہ جانتا ہوں سجدہ نہیں ہے اکھیں ردا

پھر بھی عجب گناہ کئے جا رہا ہوں ہیں

بہشت ان کی یاد ہے ہر لمحہ ان کا ذکر

دل کا سکون کئے جا رہا ہوں ہیں

سارے کئی مضمحل ہیں ملک بھی ہو کچھ اُداس

اتنی بلند آہ کئے جا رہا ہوں ہیں

دجھن ادا اس میں ان کا نہیں ہے کوئی قصور

خود ترک رسم و رائج کئے جا رہا ہوں ہیں

جو بچہ بچہ کچھ اور توہماتی مانتے ہیں

ہر چیز پر ان کی حیرت و شگفتگی ہے

نیکوئی و برائی کے بارے میں تو وہ

آغازِ محبت کھانا بخانا محبت ہے

اس سراسر زمانہ کی انہی سی حقیقت ہے

یہ پیر انسانہ کی یک طرفہ انسانہ

ہیں پھول کھلے ہر سو ہو فصل بہار آئی  
وہ دن بھی عجیب نہ تھی یہ دن بھی عجیب نہ آیا  
سرتاپا محبت ہو جس شے پہ نظر ڈالو  
میں غم کا نہیں طالب راحت کا نہیں طالب  
ہیں درد سراپا ہوں میں عشق مجسم ہوں  
اے جوش جنوں اس دم دامن کی ضرورت ہے  
جب غیش کی خواہش تھی اب غم کی ضرورت ہے  
دنیا کی ہر اک شے کا عنوان محبت ہے  
غم جو بھی مجھے دید اس کی ہی ضرورت ہے  
نظروں میں فسانہ ہی اشکو نہیں حقیقت ہے  
دھن احمد مرادو ناہ جن احمد مرے نالے  
یہ روز کا ہنگامہ سب دل کی بددلت ہے

اپنی زباں سے کام لئے جارہا ہوں میں  
ہر وقت تیرا نام لئے جارہا ہوں میں  
اے صاحب نگاہ تری رزم ناز سے  
اک کیف نامتام لئے جارہا ہوں میں  
بہجود ہوں بہجواس ہوں سترست ہوں مگو  
تیری نظر کا نام لئے جارہا ہوں میں  
بربادی حیات مسلم ہو ہے مسگر  
ہمراہ رنگ شام لئے جارہا ہوں میں  
تجھ کو مری قسم کہ نہ دے ذہت نفس  
بیدر دتیرا نام لئے جارہا ہوں میں  
گر ہاتھ کھیتے ہیں تو پردا ہی کیا مجھے  
ساتی سے درجام لئے جارہا ہوں میں  
اب جس کے جی میں آئے کہے اپنی داستان  
محفل سے رنگ عام لئے جارہا ہوں میں  
وہ بھی ہیں بیقرار جہاں بھی ہے بیقرار

آہِ رسا سے کام لئے جا رہا ہوں میں  
 اس نے تباہ کی مری دنیا لئے آرزو!  
 بھٹن اُح جس کا نام لئے جا رہا ہوں میں

نیا افسانہ ہستی کا عنوان دیکھتا ہوں میں  
 یہاں اپنے ہر اک آنسو میں طوفان دیکھتا ہوں نہیں  
 نگاہِ شوق کی تسکین آخر ہو تو کیسے ہو  
 جمالِ یار کو تاحسد امکاں دیکھتا ہوں نہیں  
 کسی کے چہرہ انور پہ ہیں بکھری ہوئی زلفیں  
 نہ ہے صفت کہ بچا کفر و ایمان دیکھتا ہوں نہیں  
 ہزار کھ جنون قلندرِ ساماں کی شہزادانی  
 کہ اب دامن کو ہمیشگی گریباں دیکھتا ہوں نہیں  
 زمانہ کفر سامانی اسے سمجھے تو کیا پروا  
 کہاں جاؤں ترے قدموں میں ایساں دیکھتا ہوں نہیں  
 محبت کا اثر یکساں نظر آتا ہے عالم پر  
 بسا اوقات انکو بھی پریشاں دیکھتا ہوں میں  
 مجھے جب بھی عطا کرتا ہے ساتی ہنس کے اک ساغر  
 تو اس ساغر کے راندِ دینِ ایمان دیکھتا ہوں نہیں  
 گئے وہ دن کہ جب تھے خوابِ رنگیں میری دنیا میں  
 بہر انداز اب خوابِ پریشاں دیکھتا ہوں میں  
 یہی دھن اُح ہے معراجِ عشق و عاشقی شاید  
 کہ اب تو ہر قدم پر روئے جاناں دیکھتا ہوں میں



دُنیا جسے کہتے ہو اک طرف تماشا ہے

ایک وقت میں جتنا ہے اک وقت میں رونا ہے

بیکار شکایت ہے بیسود یہ شکوہ ہے

نقدیر میں رونا ہے قسمت میں تڑپنا ہے

ہم خوب سمجھتے ہیں نقدیر میں رونا ہے

جب ہم کو تمنا تھی اب دل کو تمنا ہے

ہر ذرہ میں آتا ہے اک رنگ زخیر محبو

شاید کہ بت کا فریہ تیرا اشار ہے

طوفان یہ کیوں آیا طوفان کی ضرورت کیا

کشتی کھیلے کافی موجوں کا اشار ہے

داں اور جگر دونوں بیتاب ہیں مضطرب

اک نغمہ کا ستایا ہے اک درد کا مارا ہے

سائے کو نہ میں چھوٹا تو بہ مری رہ جاتی

مجبور ہوں اے واسطہ ساقی کا اشار ہے

سجدوں کا مجھے ان کے الزام نہ ملے زاہد

میں جانتا ہوں میں نے جس رنگ میں دیکھا ہے

ان کی بھی ہنبر یہ رونا اپنی بھی نہیں پروا

دیکھ کر افسوس عالم کو پتا ہے ترسا ہے

خود جو تڑپے تو زبانی کو تڑپنا دیکھا

ہم نے جو وقت بھی ساقی کا اشار دیکھا

کھلیں ہمارے محبت کا شہر دیکھا

ہم نے دامن بیکار میں تار دیکھا

ہم تماشا بنے تو جذب تماشا دیکھا

پاس کو بہ نہ کیا سائے دھینا کی قسم

جس نے تالار تہ پہاڑ ادا اس

اندیشہ ان آنسو کا وہ تاباں آنسو

طرف تر ہوتا ہے ہر معرکہ راز و نیاز  
اس طرف ہم نے جھکا دی ہے جبین پر شوق  
دل کے قربان کہ راس آگئی اس کو الفت  
دیکھی دنیا بھی ہے ہر رنگ عروج و ماہ  
شمع کے سامنے پروانہ کو جلتا دیکھا  
جس طرف قلب کو کرتی ہوئے سجدہ دیکھا  
بیشتر ہم نے اُسے غم میں بھی ہنسا دیکھا  
اصل کی اصل تماشا کا تماشا دیکھا  
ہم تو بھن آہ زما نے کے کئی بار رہے  
ہاں زمانہ کو نہ ملتے ہوئے اپنا دیکھا

آشیاں کو جلا کے دیکھ لیا  
بجھ میں ہر وفا کی بوہی نہیں  
بجھ کو دیکھا ہے ہر طرح ہر قسم  
ایک دھوکا ہے اصل میں منزل  
زندگی چیت نہتی مٹانے کی  
تیری بندہ نواز یوں کا رنگ  
اب نہ میری زبان کھلے اور  
جہنہ دیکھا تھا عجب کعبہ ساقی  
اُس طرف مست ہو گیا بریا  
پس پردہ نہ کچھ نظر آیا  
دل کی قیمت کوئی نہیں تب بھن آہ  
ہر جگہ دل لٹا کے دیکھ لیا

# نظمیں

عجب زندگی ہے

خلش میں مزا ہے نہ غم میں مزا ہے  
 نہ اب عشق کے زیر و بم میں مزا ہے  
 تڑپ میں نہ اب کیف و کھم میں مزا ہے  
 جو آہیں بھروں بھی تو لشکیں نہیں ہے  
 وعائیں کروں بھی تو لشکیں نہیں ہے  
 یقیناً مروں بھی تو لشکیں نہیں ہے  
 یہ رنگین منظر بھی بے کیف سی ہیں  
 قسم ہے گلِ رتبھی بے کیف سی ہیں  
 وہ نام اور وہ در بھی بے کیف سی ہیں  
 زمانہ کی رنگت سے گھرا رہا ہوں  
 میں ہر رنجِ دراحت سے گھرا رہا ہوں  
 کسی کی محبت سے گھرا رہا ہوں  
 کسی سے کہوں کیوں کہ ناشاد ہو نہیں  
 خدا جانتا ہے کہ برباد ہوں ہیں  
 کسی کی محبت میں بہزاد ہوں میں

عجب زندگی ہے

عجب زندگی ہے

عجب زندگی ہے

سمٹھیں یہ دن کے نظارے سلام کہتے ہیں  
 جو رات ہوئی ہے تارے سلام کہتے ہیں

غموں میں پڑ کے بھی تم کوئی نہیں غافل

نگاہِ غم کے اشارے سلام کہتے ہیں  
 وہی بساط کہ کہتے ہیں جس کو بازیِ عشق  
 اسی بساط کے بارے سلام کہتے ہیں  
 وہی کہ جن کی ابھی تک یہ تم سے آس لگی  
 وہی شکستہ سہارے سلام کہتے ہیں  
 جو ہو سکے تو مداوائے دردِ غم کر دو  
 تمام درد کے مارے سلام کہتے ہیں  
 قبولِ ان میں سے جس کا سلام ہو جائے  
 جہانِ عشق میں اس کا ہی نام ہو جائے

مہتاری قسم اب بھی تم پر فدا ہوں  
 یہ مانا کہ اب شکبازی نہیں ہے  
 یہ مانا کہ آخرِ شمارِ نہیں ہے  
 یہ مانا کہ وہ بیقرارِ نہیں ہے

یہ مانا کہ مدت سے تم سے جدا ہوں  
 خدا کی قسم اب بھی تم پر فدا ہوں

محبت سے معمور ہے میری دنیا  
 مےِ عشق سے چور ہے میری دنیا  
 ابھی تک بدستور ہے میری دنیا

ابھی تک اسی دور میں مبتلا ہوں  
 تمہاری قسم اب بھی تم پر فدا ہوں

غلط ہے کہ پہلی سی لچکن نہیں ہے  
 غلط ہے کہ اب دلیہیں دھڑکن نہیں ہے



غلط ہے کہ اب شور و شیون نہیں ہے

مگر ہاں یہ ہے زیر لب کہہ رہا ہوں

میں ہنستا ہوں لیکن مہنسی دوسری ہے  
یہ محسوس کرتا ہوں کوئی کنی ہے  
وہی دل کی حالت وہی ہے کلی ہے

سمجھتے ہو غم مجھ کو بد لا ہوا ہوں  
لمہتاری قسم اب بھی تم پر خدا ہوں

مفتذر میں نکھا ہے ناشاد رہنا  
مفتذر میں نکھا ہے برباد رہنا  
مفتذر میں نکھا ہے دھن ادا رہنا

اسی واسطے اپنے لب سی چکا ہوں  
مفتحاری قسم اب بھی تم پر خدا ہوں

مہتہیں یاد ہے تم نے جو کچھ کہا تھا

رہوں گا میں ثابت قدم یہ کہا تھا  
کہ واس کا غم کچھ نہ عنہم یہ کہا تھا

مجھے واسطہ عشق کا بھی دیا تھا  
مہتہیں یاد ہے تم نے جو کچھ کہا تھا

وہ دن جبکہ بادل تھے گھر گھر کے آئے  
محبت کے تھے گیت تم نے بھی گا کر

ہرے ہاتھ کو اک ٹھوکا دیا تھا  
مہتہیں یاد ہے تم نے جو کچھ کہا تھا

وہ دن ہاں وہ دور (کب) دور رہا تھا

مہتاے لئے جان کو کھو رہا تھا

مہتاری بھی آنکھوں میں اشک آ گیا تھا  
مہنیں یاد ہے تم نے جو کچھ کہا تھا

کہا تھا یہ تم نے کہ دھن ۱۰ مضطر  
نہ چھوڑوں گا تجھ کو کسی زندگی بھر

مہتاے مرے درمیاں ہیں خدا کا  
مہنیں یاد ہے تم نے جو کچھ کہا تھا

مکتبیں چین کی ہوا ہیں سلام کہتی ہیں  
یہ مست مست گھٹائیں سلام کہتی ہیں

گلوں کے خذہ رنگین و پرجیا کی شمع  
کلی کلی کی ادائیں سلام کہتی ہیں

وہ جن کو تم نے کبھی آج تک سنا ہی نہیں  
وہ ناظر اصدائیں سلام کہتی ہیں

مہتاے جو رستم کا گلہ نہیں ہے کوئی  
مری تمام واقائیں سلام کہتی ہیں

سنو سنو کہ بڑے دور کی صدا ہے یہ !  
دلِ حزیں کی دعائیں سلام کہتی ہیں

خدا ہمیں مری و نیبا میں باہر ادرکھے  
مجھے قسروہ رکھے اور تم کو شاد رکھے

کہا تک ترے واسطے عثم اٹھائیں

کہاں تک رہیں مہن

کہاں تک سہیں آخرش ہم مصیبت  
کہاں تک ان آنکھوں سے آنسو چھپائیں  
کہاں تک ترے واسطے غم اٹھائیں

نظر میں ہماری توہی تو بسا ہے  
محبت میں دل تیری ڈوبا ہوا ہے

توہی یہ بتا جت کو کیے بھلا ہیں  
کہاں تک ترے واسطے غم اٹھائیں

نہ کیوں دل ہو مضطر نہ کیوں جاں ہو مضطر  
نہ کیوں ہر گھڑی چشم پر شوق ہو تر

کہ کاؤں میں آتی ہیں تیری صدا ہیں  
کہاں تک ترے واسطے غم اٹھائیں

---

خدا کیلئے غم کو کیا ہو گیا ہے

یہ اکدم سے کیوں آنکھ غم نے چسائی  
غضب کو دیا میری دنیا مٹائی

ذرا دل میں سوچو میری کیا خطا ہے  
خدا کیلئے غم کو کیا ہو گیا ہے

اگر ہے تو الفت ہے تقصیر میری  
بدل دو بدل دو یہ تقدیر میری

مقدر بنانا بھی کوئی بُرا ہے  
خدا کیلئے غم کو کیا ہو گیا ہے

زمانہ کو دیکھو زمانے کو سمجھو  
نہ جھوٹا مرے اس فسانے کو سمجھو

فدا کتم پر میرا دل مبتلا ہے  
فدا کیلئے کتم کو کیا ہو گیا ہے

کہو تو میں کچھ دل کی باتیں سناؤں

بہت دن سے رہتا ہوں بیتاب و گریاں

بہت دن سے کیسے ہیں ہے دردِ پہناں

کہاں تک کروں ضبط اور غم اکٹھاؤں

کہو تو میں کچھ دل کی باتیں سناؤں

کہاں تک سہوں درد اور بیستہ ارمی

بُری شے ہے دُنیا میں بے اختیارِی

یہ کیا حال تک بھی نہ کتم کو بتاؤں

کہو تو میں کچھ دل کی باتیں سناؤں

یہ طے ہے محققوں کے افسوس ہوگا

بیادِ دل میں اک شے بتا کر کشش ہوگا

یہ جی چاہتا ہے کہ کتم کو رُلاؤں

کہو تو میں کچھ دل کی باتیں سناؤں

یہ طے ہے کہ بریاد رہنا ہے مجھ کو

یہ طے ہے کہ بچھن ادا رہنا ہی مجھ کو

مگر جو گزرتی ہے وہ تو بتاؤں

کہو تو میں کچھ دل کی باتیں سناؤں

خدا جانتا ہے کہ مجبور ہوں میں

سکوں میرا ہے اضطرابِ محبت

اک آتش ہے زیر نقابِ محبت

زمانہ سمجھتا ہے سرور ہوں میں

خدا جانتا ہے کہ مجبور ہوں میں

یہ آپس نہیں ہیں یہ سرِ یادِ غم ہے

مرے دل میں اک محشرِ زیرِ وِلم ہے

خفا کیوں ہو یا بندِ دستور ہوں میں

خدا جانتا ہے کہ مجبور ہوں میں

حدوں سے بڑھی ہے مری بیقراری

نہیں بس میں میرے یہ بے اختیاری

حقیقت تو یہ ہے کہ معذور ہوں میں

خدا جانتا ہے کہ مجبور ہوں میں

مکمل آئے ہو کیوں رجمِ تھمہ پر نہ کھاؤ

میں دھن اُٹھ، ہوں پوہنی گزریگی جاؤ

نہ مکمل اور دلوں ہی رنجور ہوں میں

خدا جانتا ہے کہ مجبور ہوں میں

مری عیدِ مکمل ہو

یہ سنتا ہوں ہے عید کی رونمائی

مست میں ڈوبی ہے ساری خدائی

میں ہوں وقفِ آلامِ دردِ جدائی

خدا ار ا مجھے یاد آ کے نہ چھپے

مری عیدِ مکمل ہو

یہ مانا کہ یہ دنِ مسرت بھر رہا ہے



یہ مانا کہ ہر شخص خوش ہو رہا ہے  
مراد دل مسرت سے بیگانہ سا ہے

کرو منصفی اور ذرا دل میں سوچو  
مری عید مکم ہو

غلط ہے کہ دنیا میں اللہ نہیں ہے  
غلط ہے وہ شانِ محبت نہیں ہے  
مجھے عید کی کچھ مسرت نہیں ہے

محبت نہیں یہ تو کیا شے ہے بولو  
مری عید مکم ہو

یہ سن لو اسی دن مری عید ہوگی  
میسرنگا ہوں کو جب دید ہوگی  
محبت کی جس وقت بخند دید ہوگی

میں شرابانِ کم پر بس اتنا سمجھ لو  
مری عید مکم ہو



# گیت

## افسوس نہ وہ مانے

گھر گھر کے جو ابر آ یا  
اور چاروں طرف چھا یا  
ہر غم جو لہر آ یا

دُنیا گئی سمجھانے  
افسوس نہ وہ مانے

باغون نہیں جو تھے جھولے  
اس رات پہ کھڑے سب بھولے  
ہر غم کو تھے سب بھولے

بلیں تو لگی گانے  
افسوس نہ وہ مانے

کی انکی خوشامد بھی  
لیکن نہ نظر پڑی  
ہر طرح سے کوشش کی

کیا بات کہنی چاہیے  
افسوس نہ وہ مانے

دھڑکن ادنیٰ شمع ہے  
یا رنگِ محبت ہے  
یا حسن کی فطرت ہے

وہ جگہ کو نہ پہچانے  
افسوس نہ وہ مانے

سجنا یہ ہے میلن کی رات

بھول گئے تارے بھی جھپکنا  
دیکھ کے پورا پریم کا شپنا

بھول گیا دل رگہ است  
سجھو

یہ ہے مہلن کی رات

آؤ کریں کچھ بات  
سجھو

یہ ہے مہلن کی رات

نینوں کی برسات  
سجھو

یہ ہے مہلن کی رات

بہر غنچہ ہمسرا پات  
سجھو

یہ ہے مہلن کی رات

آؤ گائیں مل کے ملسا رہیں  
آئیں پھر جیون کی بہا رہیں

مچھو یہ مہر خوب نہیں ہے  
آج کے دن تو خوب نہیں ہے

بارغ کے اندر جھوم رہا ہے  
بھولوں کا مڑتہ چوم رہا ہے

## بیل نے اک گایا گیت

بھول یہ جب بھونزا مت ڈلایا  
دل میں جو اس کے جوش اک آیا

اس نہ آئی جب کبھی بیت  
بیل نے اک گایا گیت

بارغ میں چھائی تھی اک اُداسی  
بھولوں کی رنگت تھی باسی

کسی دن یہ جلتے بیت

پھولوں پر حیب لالی آئی  
کولیوں سے لی جب انگڑائی

پریت کی دیکھی سب نے پریت  
بلبل نے اک گایا گیت

## ہاں بیت گئے دن ساون کے

بارش کی ہو آئیں ختم ہوئیں  
پر لطف فضا میں ختم ہوئیں

ہم رہ گئے آس میں درشن کے  
ہاں بیت گئے دن ساون کے

باقی ہے کہاں اب سریالی  
کب ہے پھولوں پر اب لالی

وہ رنگ کہاں ہیں گلشن کے  
ہاں بیت گئے دن ساون کے

اب تک پی میسر نہیں آئے  
کیوں نہ مراد دل گھبرائے

بوہنی ہیں ارماں سب من کے  
ہاں بیت گئے دن ساون کے

## مورکھ، کون تجھے سمجھائے

پریت نے تیری سُدھ بھرائی  
سوچ نہیں سکتا تو بھلائی

کون تجھے بتلائے  
مورکھ

کون تجھے سمجھائے

پریت ہیں کیا تو شکھ پائے گا

یاد رہے یہ دُکھ پائے گا

لب پر ہوگا ہائے

مورکھ

کون تجھے سمجھائے

پرہیز کے پھندے سے تو نکل آ

اور مورکھ تو ہے بھولا بھالا

تو نہ کہیں کھو جائے

مورکھ

کون تجھے سمجھائے

## خط آ یا ہے ساجن کا

پتھوروں سے کہو کھل جائیں

کہ رزوں پر کہو چسہ گائیں

سندلیہ ہے درکشن کا

خط آ یا ہے ساجن کا

اے جوشی جنوں اب کم ہو

سے آٹھ نہ اب تو غم ہو

کیا اندیشہ دامن کا

خط آ یا ہے ساجن کا

مسرد رہے میری دنیا

باقی نہیں ہے وہ تڑپنا

یہ حال ہے میرے من کا

خط آ یا ہے ساجن کا

نہن اہی حزیں ہوں شاداں

بولیاں کے گم بہیر

اب کیا ہم ہے کیا لہجہ کا

خط آ یا ہے ساجن کا



# باغ میں کوئل کو بو لے

بن میں بوسے پیہا پی پی  
لاگ لگی ہے کس سے کس کی

پھول کے اوپر بھونکا ڈولے  
باغ میں کوئل کو بو لے

کس کے لبوں پر بزم نہیں ہے  
پھولوں پر بھی چین نہیں ہے

کھاتے ہیں وہ بھی بھیکو لے  
باغ میں کوئل کو بو لے

تیر ہوا تے رنگ جسمایا  
پھولوں سے دیتا کو سجایا

پچھنی نے بھی پھر پر تولے  
باغ میں کوئل کو بو لے

## آج نہ کر تو دیر سکی ری

آج سہ پی سنے مجھ کو بلایا  
آج ان کا سندیسہ آیا  
آج ہے میرے من میں اُجالا

آج مٹا اندھیر  
سکی ری  
آج نہ کر تو دیر

آج تو دل سے مجھ کو سجا دے  
آگے ہیں ساجن کے بلادے  
خوب سجا۔ یہ خوب بنا دے

جلدی دھند بھیر  
سکی ری

آج نہ کر تو دیر

دل کی دنیا مست ہے میری  
مجھ کو ہے جانے کی جلدی

میرا دل ہے سیرا  
سکھی ری  
آج نہ کر تو دیر

## کب سے کھڑا ہوں تیرے دوارے

درس دکھا دے درس دکھا دے  
مچکوتاں دیوانہ بنائے

ٹوڑ نہ میرے من کے مہائے  
کب سے کھڑا ہوں تیرے دوارے

روتی ہے میرے حال پہ دنیا  
بجھ کو ترس لیکن نہیں آتا

روتے ہیں مچکودیکھ کے تارے  
کب سے کھڑا ہوں تیری دوائے

مچکوجگ سے کام ہی کیا کر  
صبح کیا اور شام ہی کیسا ہے

آیا ہوں بچہ تک تیرے مارے  
کب سے کھڑا ہوں تیرے دوائے

## یہ کلمہ نے خط میں کیا لکھا

کیا میں نے عہد کو توڑا  
کیا میں نے منہ کو موڑا

کیا میں نے سہے کلمہ کو چھوڑا  
یہ کلمہ نے خط میں کیا لکھا

یہ الٹی باتیں کیسی  
یہ آخر گھاتیں کیسی

یہ تم نے ہے دل میں کیا سوچا  
یہ تم نے خط میں کیا لکھا

انصاف کرو اور خود سوچو  
جھوٹا بھہرہ کو الزام نہ دو

اور صاف کہو کیا منشاء ہے  
یہ تم نے خط میں کیا لکھا

## میرے ساجن کا خط آیا

کیوں چپ ہو پیو گاؤ  
بہنی پنی کا شور مچاؤ

فتمت نے دن یہ دکھایا  
میرے ساجن کا خط آیا

لکھا ہے کہ مت گھبراؤ  
کچھ رنج نہ دل میں لاؤ

میں بھی ہوا بہت غمگین  
میرے ساجن کا خط آیا

لکھا ہے نہیں یہ باتیں  
سوئی ہیں تم بن راتیں

ہے رونا ہے مجھ کو ستایا  
میرے ساجن کا خط آیا

اب نیون کے دن آئے  
اب درشن کے دن آئے

اب دل سے نکلا کچھ پاپ  
میرے ساجن کا خط آیا

نور سہا ہے اک ہر سو پھیل آئی  
ہر چاندنی رات

ہاں یہ دریا اور یہ دھارا  
ہاں یہ موجیں اور یہ کنارہ  
کیسا سحر کیسا ہے پیارا

جیسے ہو چاندی کا پات  
نور سہ ہے اک ہر سو کھیل آئی ہو چاندنی رات

سم تے ہیں باغوں میں غنچے  
نور کی چادر رخ پر ڈالے  
سرد ہواؤں کے ہیں جھونکے

نور کی سہ ہے ہر سات  
نور سہ ہے اک ہر سو کھیل آئی ہو چاندنی رات

باغ کا ہے ہر کانٹا روشن  
پھول ہے روشن غنچہ ہر روشن  
الفقہ ہے دنیا روشن

روشن ہے ہر پات  
نور سہ ہے اک ہر سو کھیل آئی ہو چاندنی رات

## تنگ آگیا ہوں دل سے

ان ہی کو طہر نڈھنا ہے  
ان ہی کا میسٹلا ہے

گھبرا گیا ہوں دل سے  
تنگ آگیا ہوں دل سے

الکھن یہ روز کی سہ ہے  
دھڑکن یہ روز کی سہ ہے

گھبرا گیا ہوں دل سے  
تنگ آگیا ہوں دل سے

ہر روز کا سہ ہے روتا  
ہر روز کا ترپ پنا

گھبرا گیا ہوں دل سے  
تنگ آگیا ہوں دل سے

مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

دل پر ہے اُداسی چھائی  
دُنیا ہے مری گھبراہٹی

دل ہے مرا گھبراہٹ  
مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

وہ ہر جملے کا اشارا  
جو دیتا تھا دل کو سہارا

جس نے مجھے اپنا بنایا  
مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

تخیر وہ پیاری پیاری  
وہ سارے جہاں سی نیاری

وہ جس نے دن یہ دکھایا  
مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

تقدیر نہیں کچھ میری  
پھر کیوں ہے خط ہیں دیری

کیوں اس نے مُنہ کو کھپیرا  
مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

بھڑا د خط کیا اس کی  
تقدیر بُری ہے میری

تقدیر نے یہ دن دکھلایا  
مدت سے خط نہیں آیا سا جن کا

اور کھنکھاس کٹ بات سنائیں

چرخ پہ ہیں جتنے بھی تار سے  
شیدائی ہیں سب یہ ہتھار سے



کرتے ہیں جھل درد کے مارے  
ہوئی ہے جسم رات  
آؤ تمہیں اک بات سنائیں آؤ تمہیں اک بات

یہ دریا یہ اس کی مو جیں  
چاہتی ہیں بس تم تک پہنچیں  
حسن کا عالم پاس سے دیکھیں

کرتی ہیں پریم کی گھات  
آؤ تمہیں اک بات سنائیں آؤ تمہیں اک بات

بی بی کہنے والا پیہا  
بی بی کہہ کر بن گھو سا  
تم بن اس نے جیون کھو یا

تم سے کھا کر مات  
آؤ تمہیں اک بات سنائیں آؤ تمہیں اک بات

روتا ہے بھر آد بچا را  
میں کا نہیں کوئی بھی سہارا  
تم پر اس نے تن من وارا

کھام لو اس کا بات  
آؤ تمہیں اک بات سنائیں آؤ تمہیں اک بات

## موتے پریت کی ریت کون سجھائے

بس خود چہرہ رتی ہے ماری  
موتی بھی ہے پریم سے ماری

کون یہ جھید بتائے  
موتے پریت کی ریت کون سجھائے

بھونک بھی ہے چپ چپ چرتا  
تج پپا کیسے نہیں کہتا

کون اب دیر نہ ملے  
موتے پریت کی ریت کون سجھائے

تم ہی سا جن بھید یہ کھولو  
چپ چپ کیوں ہو منہ سے بولو

تم ہو کیوں گھبرائے  
موتے پریت کی ریت کون بھائے

## بیٹے ہوئے دن یاد آ رہے ہیں

ہائے وہ راتیں

ہائے وہ باتیں

اب بے یہ عالم

گھبرا رہے ہیں  
بیٹے ہوئے دن یاد آ رہے ہیں

مٹنی ہے ہر شے  
کہتی ہے ہر شے  
ہم اپنے دل کو

سمجھا رہے ہیں  
بیٹے ہوئے دن یاد آ رہے ہیں

آؤ بھلا دیں

دل سے مٹا دیں

پچھلی وہ باتیں

کیا یاد رہی ہیں  
بیٹے ہوئے دن یاد آ رہے ہیں

اب بھی نہیں آئے سبھی رمی۔ پیت چلی ہے بہار

بھولوں کا وہ رنگ نہیں ہے  
کلیوں کا وہ ڈھنگ نہیں ہے

اب ہے کہاں وہ بھار

کوئل کی باقی نہیں گونگ  
قمری بھی کہتی نہیں تو تو

جو کوئی جا کر ان کو لائے  
میرے دل کا حال بتائے

اب بھی نہیں آئے وہ سبھی ری بیت چلی ہے بہار

بند ہے پی کی پکار  
اب بھی نہیں آئے وہ سبھی ری بیت چلی ہے بہار

اسکے میں ہوں بہار  
اب بھی نہیں آئے وہ سبھی ری بیت چلی ہے بہار

## پیا کب آؤ گے

کب تک میں روؤں آخر  
جاں کب تک کھوؤں آخر

تم کیا پاؤ گے  
پیا کب آؤ گے

خود گھبراؤ گے  
پیا کب آؤ گے

کیا اب بھی ترساؤ گے  
پیا کب آؤ گے

کیوں اتنا ستاتے ہو تم  
کیوں اتنا جلاتے ہو تم

نوسادن بھی آ پہنچا  
ہے مست یہ عالم سارا

## کسے کٹے کی تجھ بن رات

تو تو پھر آ کر بیٹھ چلا  
میرے دل میں درد اسٹھا

مجھ کو بتا سا جن یہ بات

کیسے کٹے گی بختہ بن رات

ہوتی ہے کیا یہ پریم کی گھسات  
کیسے کٹے گی بختہ بن رات

دیکھ لے آنکھوں کی برسات  
کیسے کٹے گی بختہ بن رات

چھوڑ بھی ظالم اپنی گھسات  
کیسے کٹے گی بختہ بن رات

کھول کیا تو کیوں مجھ کو  
میں بیتر اہوں کچھ بھی ہو

ان ہی سے ہی میرا قلب تپاں  
سینے میں ہی آتش سوزاں

رہم خدا بجز آد پہ کھسا  
جانم واسلے ہاں مدت جسا

## آج کی شام نہ جاؤ باہم

گے کر آسے ہیں کالے بادل  
بگھا بڑے نکاسے جل نکل

ایسے سے ہیں گاؤ باہم  
آج کی شام نہ جاؤ باہم

نغمہ جی لطف اٹھاؤ باہم  
آج کی شام نہ جاؤ باہم

ان سے دل بہلاؤ باہم  
آج کی شام نہ جاؤ باہم

ٹھنڈی ہوا ہے مست فضا ہر  
دیکھ پیپہا بول رہا ہے

آنکھیں متا ہیں کب آتی ہیں  
آنکھیں یہ منظر کب پاتی ہیں

# برکھا کے دن بیٹے جانتیں

قسمت میں آرام نہیں ہے  
حسن کا کوئی کام نہیں ہے

قسمت میں ہے پی نہیں آئیں  
برکھا کے دن بیٹے جانتیں

کالی گھٹا ہے مست فنا  
سارے چمن کا رنگ نیا

ہیں نہ کہوں اب ہم نہ بھائی  
برکھا کے دن بیٹے جانتیں

پی بن ہے بے چین خبر  
پی کو نہیں ہے ہماری خبر

ہائے یہ تہنا کس کو سنائیں  
برکھا کے دن بیٹے جانتیں

## جام پر جام پلاسے جا

ہاں لے ساقی  
ہو خیر تری  
کیا بچہ کو کمی

زندوں کو مست بنا دے جا  
جام پر جام پلاسے جا

اٹھی ہے گھٹا  
ہے مست فنا  
گل ہے گھٹا

تو بھی ہر دل کو کھلا دے جا  
جام پر جام پلاسے جا

کر سب یہ کرم



بچتے اپنی تنہم  
اب کیوں ہر غم

تو سب کے غموں کو مٹاتے جا  
جام پہ جام پلائے جا

## آئی بسنت کی رت۔ کیوں ہم نہ چوم چاہیں

ہیں پھول سب رنگینے  
ہیں سائے پیلے پیلے  
یہ خوشنما ہے منظر

ہم کیوں نہ مسکرائیں  
آئی بسنت کی رت

وہانی ہر ایک شے ہے  
ہے مست جو بھی لے ہے  
آئی ہے خوب موسم

ہم کیوں نہ گنگت ہیں  
آئی بسنت کی رت

شکست کا پتہ پتہ  
دکھن ہے اور دل افزا  
بہ غیفہ کہہ رہا ہے

آؤ لہک کے گائیں  
آئی بسنت کی رت

## صبح سرت آئی ہے ٹھنڈی ہو آہل میاں

غم اب کچھ کچھ دور ہوا  
قلبِ خستہ میں مسرور ہوا

گل کی نظر شرما رہی ہے

صبح مسرت آئی ہے

کالی بد ریا چھائی ہے  
صبح مسرت آئی ہے

شاخ شجر اڑائی ہے  
صبح مسرت آئی ہے

پھولوں کے ہیں رنگ نئے  
کیوں نہ نظر خوش کام رہے

غم کا دل میں نام نہیں  
اب تو مسکے شام نہیں

## آؤ دل پہلا نہیں ہم کم آؤ دل پہلا نہیں

پریم بد ریا چھائی ہے ہر سو  
پھیلی ہوئی ہے پریم کی خوشبو  
ایسے سے ہیں دن بھر کو کو

پریم کے گیت سنائیں  
آؤ دل پہلا نہیں

پریم نگر میں کھونا اچھا  
پریم کی نیند میں سونا اچھا  
ٹھنڈی ہوائیں آئے گی ہیں

ہم تم بھی کھو جائیں  
آؤ دل پہلا نہیں

غم کا کوئی ذکر نہ چھیڑو  
غم کو ہٹاؤ غم کو چھوڑو  
رونا کب تک نہ لے کب تک

ہنس کر سب کو مہنائیں  
آؤ دل پہلا نہیں

## بچہ بن موراجی گھبرائے

باغ میں گو آئی ہیں بہاریں  
آئی ہیں گو پھر مست پھواریں  
مور ہے لیکن کچھ نہ بھاسے  
بچہ بن موراجی گھبرائے

اب تو بہ ستھام کے دل روتا ہے  
موت میں جان اپنی کھوٹا ہے  
ہو گیا ہے کیا بچہ کو اسے  
بچہ بن موراجی گھبرائے

جی میں آتا ہے جان دیدوں  
دیکھ جا رہا ہے سے بھڑکے  
کون یہ آفت روزہ اٹھلے  
بچہ بن موراجی گھبرائے

## تم ہو میرے میں ہوں ممتھارا

بہن میری ہو سے میری ہم دونوں  
برسوں سے ہیں ہم دونوں  
اب نہیں فرقت ہم کو گوارا  
تم ہو میرے میں ہوں ممتھارا

ہم نے پی ہے شرابِ محبت  
ہم نے دیکھا ہے خوابِ محبت  
دیکھا ہے تم نے خوب نظارا  
تم ہو میرے میں ہوں ممتھارا

ہم دونوں ہیں کس دل سے  
ہم نے کئے ہیں راتوں کو تالے  
ہم نے گنا ہے اک اک تارا  
تم ہو میرے میں ہوں ممتھارا

# اپنی بیٹا کس کو سناؤں

کہ یہ دل بے چین ہے میرا

مے میری دنیا میں اندھیرا

رو کر اب میں کس کو رلاؤں  
اپنی بیٹا کس کو سناؤں

پریم میں جلیا پریم میں مرنا  
تھام کے دل کو آہیں بھرنا

یہ حالت ہے کیا بتلاؤں  
اپنی بیٹا کس کو سناؤں

کوئی نہیں ہے سننے والا  
کوئی نہیں سروسننے والا

کس کو اپنا دل دکھلاؤں  
اپنی بیٹا کس کو سناؤں

## کھٹارے لئے آج غم کھار رہا ہوں

بستے ہیں آنسو مری چشم ترے  
مری بکبی ہے بنایاں نظر سے

غم عشق کا یہ جسلہ پار رہا ہوں  
مٹھارے لئے آج غم کھار رہا ہوں

نہ دن کو سکوں ہی نہ شب کو سکوں  
نہ پوچھو مرا حال بجز زباں سے

مٹا جا رہا ہوں مٹا جا رہا ہوں  
مٹھارے لئے آج غم کھار رہا ہوں

دعاؤں میں میری اثر ہی نہیں ہے  
مٹھیں مٹی کوئی خبر ہی نہیں ہے

کہ میں کیا کرو کیا کچھ ہوا جا رہا ہوں  
مٹھارے لئے آج غم کھار رہا ہوں

# کیوں نہیں آہیں بھروسہ صبح و مساتیر کے بغیر

اس یارِ عشق کی دُشواریوں کو کیا کہوں  
عشق کی بدبو ش کن ہر شارِ یوت کو کیا کہوں

مٹ گیا ہی زلیبت کا بھی آئیرے بغیر  
کیوں نہیں آہیں بھروسہ صبح و مساتیرے بغیر

کہ نہیں سکتا ہوں کچھ بھی عشق کے انداز کو  
فانش بھی ہیں کر نہیں سکتا ہوں اس کی راز کو

زندگی بیکار سی ہے بے وفا تیرے بغیر  
کیوں نہیں .. ..

عشق کی مایوسیوں نے زندگی بیکار کی  
اب مصیبت سی نہیں کم ہی یہ محبو زندگی

پارہا ہوں زندگی کو لے مزا تیرے بغیر  
کیوں نہیں آہیں بھروسہ صبح و مساتیرے بغیر

## نچھ بن سجنی جی گھبرائے

آٹکھ ہماری اشک بہا سائے  
ہر گھڑی ہم کو یاد دلا سائے

کہتا ہوں ہائے  
نچھ بن سجنی جی گھبرائے

دین اندھیری دل برمائے  
پریم کا آئسو آنکھ میں آسائے

کچھ نہ بہا سائے  
نچھ بن سجنی جی گھبرائے

پریم کے بادل آکر چھپائے  
اب کوئی ہم کو کیوں ترسا سائے

کیوں شرمائے  
نچھ بن سجنی جی گھبرائے



اک منظر پر کیف ہے یہ منظر کہاں

سر سبز ہے دُنیا  
گل پھولے ہیں ہر جا  
اک لطف ہے پیدا

سر سبز ہیں اشجار  
اک منظر پر کیف ہے یہ منظر کہاں

زنگین سے منظر  
ہر جا ہیں گل تر  
ہے دور چشم سر

ہے پھولوں کا انبار  
اک منظر پر کیف ہے یہ منظر کہاں

آؤ دراد بکھیں  
برسمت کو گھو میں  
ان پھولوں کو سونگیں

تا قلب ہو سدا  
اک منظر پر کیف ہے یہ منظر کہاں

## برسات کی رات آئی

چھائے ہیں سید بادل  
مہینہ بڑے نگا جل کھنسل

ہر شے پہ ہے رشنائی  
برسات کی رات آئی

بادل بھی گرجتا ہے  
کوند ابھی لپکتا ہے

ہے عام دل آرائی  
برسات کی رات آئی

کچھ دور پر اک بلبل  
بیابان و قواں بالکل

سب کئی کے سب گھبراہٹ  
برسات کی رات آئی

جب برق چمکتی ہے  
وہ آہ سی بھردی ہے

اور رہتی ہے مرجھائی  
برسات کی رات آئی

بلبل ہی کی صورت ہے  
دھن اد بھی مفسط ہے

ہے وہ بھی تمنائی  
برسات کی رات آئی

## ساون کی رات آئی ہے

بادل چھائے ہیں ہر سو  
پھولوں کی پھیلی ہے خوشبو

دنیا بھر پہ چھائی ہے  
ساون کی رات آئی ہے

پڑتی ہے سال کی کھٹوار  
چھائی ہے ہر نشے پہ بہار

کون کھی مرجھائی ہے  
ساون کی رات آئی ہے

ساون ہے ہر دن کی دعا  
ساون ہے ہر غم کی دوا

ان کی نظر شرمائی ہے  
ساون کی رات آئی ہے

# نظم بن ساجن میں دیوانی

کس کو بناؤں  
کس کو بناؤں

ہو گئی میری مت دیوانی  
نظم بن ساجن میں دیوانی

سکھ میں کیا ہے  
دکھ میں کیا ہے

پر بیت کی ریت ہے سب کو بھائی  
نظم بن ساجن میں دیوانی

دکھ بھی جھیسو  
سکھ بھی جھیسو

اصل یہی ہے پریم کی بانی  
نظم بن ساجن میں دیوانی

## شب تار میں دل گھبراتا ہے

ہوتا ہے الم  
چھاتا ہے غم

گذرا ہوا سکھ یاد آتا ہے  
شب تار میں دل گھبراتا ہے

ماتا ہوں جب میں  
رہتا ہوں ستر میں

اک ہو مشربا یاد آتا ہے  
شب تار میں دل گھبراتا ہے

یہ عشق کی نے  
یہ عشق کی نے

جو پیستلے بن جاتا ہے  
شب تار میں دل گھبراتا ہے

# صبح رنگیں صبح رنگیں

پھول کھلے ہیں لال  
باغ ہے مالا مال  
میرا گل ہے نڈھال

ہیں ہوں غم گیں  
صبح رنگیں صبح رنگیں

دل پہ ہے طاری یاس  
پریم نہ آ پار اس  
پیانہ آئے پاس

کیوں نہ ہوں غم گیں  
صبح رنگیں صبح رنگیں

دل گھرائے جانے  
وہ یاد آئے جانے  
جی گھرائے تھانے

دھر ہے غم گیں  
صبح رنگیں صبح رنگیں

## عید کا دن ہے آؤ ساجن

تم بن ہیں بیکار بہاریں  
گادوں بھلا کیونکر میں لہاریں

آؤ دھیسر بندھاؤ  
ساجن

عید کا دن ہے آؤ

تم بن میرا دل بھی تیاں ہے  
ہیں گریباں ہوں دل گریباں ہے

آؤ درس دکھاؤ

سا جن  
عید کا دن ہے آؤ

عید کو عید بناؤ  
سا جن

عید کا دن ہے آؤ

## یہ ہماری عید ہے

کیا ہی پیاری عید ہے  
یہ ہماری عید ہے

پیاری پیاری عید ہے  
یہ ہماری عید ہے

آج شان عید ہے  
یہ ہماری عید ہے

## اور کھی مل جل بھریں پانی

دن ہے سُہانا رت ہے سہانی  
اور کھی مل جل بھریں پانی

آؤ دلوں مل کر گائیں  
پریت کے لہجے سب سنائیں

سامنے ہے روئے جاناں  
ہم ہیں شاداں دل ہی شاداں

دور ہے ہر درد کلفت  
قلب کو حاصل ہے راحت

دور ہمسے ہرالم ہے  
دل کو حاصل کیف و کم ہے

دل آئے ہیں کالے کالے  
دیکھ کے ہیں بیناں ستوالے

سن رہی تھی موسیٰ پی ہیں پیارے

محبو ہے انکی پیاس بجھانی  
سہ آؤ سکی مل جمل کھیریں پانی

لاگ لگی ہے موری پیاسے

پی نے مری کوئی مستی نہ مانی  
سہ آؤ سکی مل جمل کھیریں پانی

آنکھ سے موری رشن کی پیاسی  
اس سے چھائی ہی موہ ادا سی

## ساجن سن لو میری بات

کشتی نہیں ہے رات  
ساجن سن لو میری بات

نغم بن ہے دشواریہ جینا  
اک اک پل ہے ایک مہینا

دکھ ہیں ہے میری ذات  
ساجن سن لو میری بات

نغم نے جب سے آنکھ پھرائی  
نغم نے جو کی موسے چندرائی

رونی ہوں ہر رات  
ساجن سن لو میری بات

نغم بن مو ہے چین نہیں ہے  
موری بنتی آس نہیں ہے

## لب پہ ہے ہر دم تیرا نام

غم سے رہتا ہے محبو کام  
لب پہ ہے ہر دم تیرا نام

چین نہیں ہی بخیرین اک دم  
دل پر چھایا ہے تیرا غم

ایک گھڑی بھی نہیں آرام

تیرے کارن روتا ہوں  
جیون اپنا کھوتا ہوں



لب پہ ہے ہر دم تیرا نام

بگڑ کو بھٹلا سکتا ہوں کہاں  
تو تو ہے ہر سمت عیاں

رہتا ہوں فقط صبح و شام  
لب پہ ہے ہر دم تیرا نام

وہ ہم سے ہم اس سے چھوٹے

پریم کسی کو راس نہ آیا  
دونوں نے آخر رنج اٹھایا

پریم کے سارے بندھن ٹوٹے  
وہ ہم سے ہم اس سے چھوٹے

پریم کا آنت بھی ہوتا ہے  
پریمی تو ہر دم روتا ہے

دونوں کے کب بندھن چھوٹے  
وہ ہم سے ہم اس سے چھوٹے

دونوں نے پیروں اشک بہا کر  
کہتے رہے ہم گھٹنوں پر

بھاگ ہمارے آخر چھوٹے  
وہ ہم سے ہم اس سے چھوٹے

محبت میں ہم کو ہزاراں ہے

امیدوں نے پھر سے تخیل اکھارا  
دکھایا نقہور نے رنگیں نظارا

نقہور میں کوئی چدا آ رہا ہے  
محبت میں ہم کو ہزاراں ہے

ہمیں انتظار ہی راحت فرا ہے  
کہ سینے میں اک کیفِ محشر بپا ہے

غرض لطفِ غم بھی خدا آ رہا ہے  
محبت میں ہم کو ہزاراں ہے

امیدوں نے قلبِ حسرتیں گدگدایا  
بنا اک محبت کا عالم دکھایا

مثانقش پھر سے بنا آ رہا ہے  
محبت میں ہم کو مزا آ رہا ہے

## پریم سے اب چھٹنا ہے محال

پریم کا ہے اب دل دیوانہ  
موتنا ہے ہر سو پریم نرانہ

پریم کا ہے اب دل پر محال  
پریم سے اب چھٹنا ہے محال

روتا ہوں ہر دم تیرے لئے  
سہتا ہوں یہ غم تیرے لئے

رہتا ہے ہر دم تیرا خیال  
پریم سے اب چھٹنا ہے محال

پریم کا روگ لگتا ہے کاری  
جا نہیں سکتی یہ بیسماری

ہو نہیں سکتا اب میں بحال  
پریم سے اب چھٹنا ہی محال

## ساجن ہائے یہ کیا بات

ہے یہ زباں پر شکوہ کیا  
میری جفا کا رونا کیا

پریم کی کیا یہ ہے گھات  
ساجن ہائے یہ کیا بات

پریم میں تو روتا ہے زمانہ  
جیون تو کھوتا ہے زمانہ

پریم سے کھا کر مات  
ساجن ہائے یہ کیا بات

لب پر آخر کیوں ہے شکایت

بھول گئے کیا عہد محبت  
چھوڑ دیا کیا سات  
ساجن ہائے یہ کیا بات

## کتم بن سبھی ہیں ہوں اُداس

کوئی مرزا جیسے میں نہیں ہے  
عقبتہ سانسے میں نہیں ہے  
کتم جو نہیں ہو پاس سبھی  
کتم بن ہوں میں اُداس

پریم نے مجھ کو غم میں ڈبو یا  
پریم نے میرے رمن کو کھو یا  
پریم نہیں ہے راس سبھی  
کتم بن ہوں میں اُداس

تیری جو حاصل دید نہیں ہے  
دل کو کوئی امید نہیں ہے  
چھائی ہے مجھ پر پاس سبھی  
کتم بن ہوں میں اُداس

## کتم ہو میرے ہیں ہوں کھٹارا

پریم کا ہے احساں دُنیا پر  
پریم ہے ہر انسان کا زیور  
پریم سے کھیلے آجیسا را  
کتم ہو میرے ہیں ہوں کھٹارا

پریم نہ ہوتا تو جگ بھی نہ ہوتا  
انساں سکھ کی پسند نہ سوتا  
پریم ہی تو ہے سب کا سہارا  
کتم ہو میرے ہیں ہوں کھٹارا

آؤ گائیں پریم کے گانے  
دنیائے تو ہیں دیوانے  
دیوانہ ہے پریم سہارا  
کتم ہو میرے ہیں ہوں کھٹارا

# کون کسے گا من کی کہانی

کس کو پڑی ہے کون کسے گا  
اپنے سر کو کون ڈھنے گا

دُنیا ساری ہے دیوانی  
کون کسے گا من کی کہانی

ڈمگ ڈولے من کی نیتا  
کوئی نہیں ہے اس کا کھوٹا

ندیا ہے گہری ناؤ پرانی  
کون کسے گا میری کہانی

میری کہانی تم ہی سن لو  
ایسا نہ ہوئے تم پھیٹاؤ

دودن کی ہوتی ہے جوانی  
کون کسے گا من کی کہانی

## سہ کھول نہ پنی کا راز

کیوں روتا ہے پی پی پی پی  
سہ بزرگ کھول اپنے من کی

اس سے آجا باز - پیسے  
کھول نہ پنی کا راز

پنی کو جہ کی اس کی نہیں ہے  
وہ ہے پریشاں تو علم کیس ہے

سوز ہے خود ہی ساز - پیسے  
کھول نہ پنی کا راز

دیکھ پیسے ہوش میں آ جا  
گکا کوئی اور چپن میں ترانا

ڈھونڈھ کوئی دساز - پیسے  
کھول نہ پنی کا راز

# دی کس نے صد ساجن ساجن

یہ میں ہوں یا میرا دل ہے

یا اور بھی کوئی بسمل ہے

میری آنکھیں ہیں یا میرا من  
دی کس نے صد ساجن ساجن

ساجن کی تمت سب کو ہے

درشن کی تمت سب کو ہے

ہاں سب کی تمتا ہی درشن  
دی کس نے صد ساجن ساجن

دُنیا ہے مری بھونگہ سہرائی

پھر یاد بٹھے اس کی آئی

یہ کس نے کیا شور و شیون

دی کس نے صد ساجن ساجن

## بھونزے گا کوئی اچھا گیت

پریت کے گیت ہیں کیا رکھا ہے

اسکی ریت ہیں کیا رکھا ہے

کیا کروں سن کر پریت

بھونزے گا کوئی اچھا گیت

دو دن کا ہے سب یہ تہبہ بیلہ

ناے آہیں رونا دھونا

جاتا ہے ہر دُکھ پریت

بھونزے گا کوئی اچھا گیت

نل کی تمتا چھوڑ دے پیارے

پریت کا رشتہ توڑ دے بھونزے

سب کو دکھا ان پریت

بھونزے گا کوئی اچھا گیت

# قسمت سے آئی برسات

ٹھنڈی ہو اکا زور بندھا  
گھر گھر کر پھسے آئی گھٹا  
لطف سے اب گذریگی رات  
قسمت سے آئی برسات  
گلشن میں ہے شور مچا  
ہر پتہ پہ ہے یوں ر ہا  
روشن ہے ہر گل ہر پات  
قسمت سے آئی برسات  
ایسے میں تم بھی تو آؤ  
مجھ کو نہ اب تو تڑپاؤ  
تم سے ہے کتنا کچھ بات  
قسمت سے آئی برسات

## ساقیا

مست کر  
جام کعبہ  
لا ادر شد اب  
ساقیا ساقیا  
نظر ملا  
پلا پلا  
آج مرے ہوش اڑا  
ساقیا ساقیا  
بھلا دی غم  
دکھا کر م  
مست پھر مجھے بنا  
ساقیا ساقیا



# کلام قدیم

دل میں کچھ جلوہ نما سنبھلے مجھے معلوم نہ تھا  
 بیخودی تھی کہ خدا سنبھلے مجھے معلوم نہ تھا  
 دس میں رہ رہ کے کھٹکتا تو تھا کانٹا سا کوئی  
 وہ تر اتیرا داتا سنبھلے مجھے معلوم نہ تھا  
 ہائے اس مشرغ کا زلفوں کو جھٹک کر کہنا  
 تیرا دل اس میں پھنسا تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 ہائے وہ دل جسے میں سمجھا تھا سرمایہ زلیست  
 تُو وہ ظلم و جفا سنبھلے مجھے معلوم نہ تھا  
 دیکے دل آپ کو آغازِ محبت تو کیا  
 اس کا انجام بُرا تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 میری ہر سانس بھئی دُنیا میں تغیر کن زلیست  
 میں ہلسماتِ قضا تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 کائے کشتی نہیں اب ہجر کی راہیں بے گھر  
 دل گناہی بلا سنبھلے مجھے معلوم نہ تھا

---

ٹھہرائے موت اپنا دردِ دل تو میں بیاں کر لوں  
 مرنے پر آہ کی ہے ختم اپنا داستانِ کر لوں  
 ضرورت کیا میں غلامِ موشی کو کیوں سازِ نقاں کر لوں

زبانِ حال ہی کو کیوں نہ دل کا ترجمان کر لوں  
 اسے صیاد اتنی تو اجازت ہے دمِ رخصت  
 نگاہِ دل پس اک اور سوئے آشتیاں کر لوں  
 اسی انداز سے پھر طور والے حیلہ آرا ہو  
 میں اپنی قوتِ نظارگی کا امتحان کر لوں  
 مجھے اس واسطے اب انتظارِ روزِ محشر ہے  
 کہ اس کو بھی بلا کر دل کی پوری داستان کر لوں  
 خطِ تقدیر میں لکھے ہیں سجدے گرا اسی در کے  
 تو پھر کیوں سجدہ گاہِ سر کسی کا آستان کر لوں

بیہوشیوں میں ہوش ہے غافل نہیں ہوں میں  
 ہستی سے بے خبر صفتِ دل نہیں ہوں میں  
 اچھا کیا، ٹھکانا محفل سے آپ نے  
 ہاں ہاں نشاطِ بزم کے قابل نہیں ہو نہیں  
 دنیا ٹرپ رہی ہے مجھے دیکھ دیکھ کر  
 اور میں سمجھ رہا ہوں کہ بسمل نہیں ہوں میں  
 بڑھتے ہی آئے غم کے سفینے مری طہرت  
 میں تو بہت کہا کیا حاصل نہیں ہوں میں  
 گہرا گئے ناد اور محشر کے سامنے  
 یہ کیوں کہا حضور نے قاتل نہیں ہوں میں  
 گم گشتگی میں صورتِ موہوم ہو گیا  
 وارِ چسپہ راعِ کشتہ محفل نہیں ہوں میں  
 آ آ کے دل میں کھیرے ہیں کیوں کاروانِ درد

غم بائے روزگار کی مستزل نہیں ہوتی  
 کیوں آسماں مٹاتا ہے تمام و نشان مرا  
 دھن آج نقش ہستی باطل نہیں ہوتی

دستِ وحشت سے ہو کیا چھڑ کا سماں نہ رہا  
 جیبِ ودامن نہ رہا چاکِ گریباں نہ رہا  
 اشکِ غم خشک ہوئے دیدہ گر یاں نہ رہا  
 کشتیِ دل کو اب اندیشہ طوقاں نہ رہا  
 محقر یہ ہے مری سوختہ بجتی کا اثر  
 جس گلستاں پر نقد کی وہ گلستاں نہ رہا  
 شکر صد شکر کہ ٹھوکر تو لگا دی تم نے  
 میں سمجھتا تھا کہ سیرِ لائیں آسماں نہ رہا  
 سچ ہے دھن آج محبت بھی بلا ہوتی ہے  
 عشق کیا کر یا گیا کہ میں انساں نہ رہا

گل میں سب کچھ ہے مگر عشوہ نہیں ناز نہیں  
 رنگ سب ہے، دیکھ عشوؤں کا انداز نہیں  
 تکیے کو تھکے غور سے دیکھنا لیکن  
 مجھ نہیں انداز کے خواہاں ہیں وہ انداز نہیں  
 ایسے بیوہ کی چاہیں کہ ہر دم پر پیچھے  
 دھن آج ہے ہر طرف پر داز نہیں  
 ساز دھن آج ہے ہر طرف پر داز نہیں  
 میسر پر ہے ہر طرف پر داز نہیں

بھیڑا رانوں کی مجمع حسرتوں کا دل میں ہے

غمزدہ کا قافلہ اجڑی ہوئی منزل میں ہے

جب مرے جذب نظر میں کوئی قوت ہی نہیں

پھر یہ آخر کش مکش کیوں پردہ محفل میں ہے

جمع ہیں لختِ دل سم خوردہ مرثاگاں پر مری

دیکھ لو منظرِ بلا کا سبز ساحل میں ہے

اُن رے سوزِ غم کہ تو دینے لگے ذراتِ دل

میرے ہی دم سے چراغاں کو چہ قاتل میں ہے

جب تلک جھڑاں کے سینے میں دل ہی دل میں عشق

روکنے والا اُسے کون آپ کی محفل میں ہے

پتھر ہے زرد اور طبیعت بڑھال ہے

کچھ تو بتاؤ آج یہ کس کا خیال ہے

آنکھیں بتا رہی ہیں کہ جاگے ہو رات کے

ان ساعزوں میں بولے شرابِ وصال ہے

شاید کہ اس میں خونِ تمنا شریک ہے

ہندی نہیں لگائی مگر ہاتھ لال ہے

دھڑاں کی بدل گئی کچھ صورت اس قدر

بہر شخص پوچھتا ہے کہ کیا تیرا حال ہے

سُٹن روز افزوں ہے دنیا کو مٹانے کیلئے

زلفِ پرچم ہے فقط دل کو پھنسانے کیلئے

تیرا مجھ سے کون فدا ہونا سراسر ظلم ہے

حسرتیں کیا کم ہیں محبو خوں رُلاسنے کیلئے  
 آپ کے ہندی بھرے ہاتھوں میں ٹھایا ستم  
 چارہ گر موجود تھے پھا ہا چڑھانے کیلئے  
 آپ نے بے فائدہ دُنیا مٹا دی اُفت ستم  
 ٹھوکر کیں تربت پہ ماریں حشر اٹھانے کیلئے  
 بیوطن کی موت جنگل میں نیامت ہو گئی  
 دشت کے بٹھے بگولے لاش اٹھانے کیلئے  
 ایک دُنیا نامہ بیت میرے ساتھ ہی  
 ہائے دل کہہ کہہ کے روتا ہوں سناٹے کیلئے  
 دیکھتے رہتے کس کس کی اجل آتی ہے آج  
 اُسے پھر بیٹھے ہیں وہ زلفیں بنانے کیلئے

بھرے بھرے رُخ پہ گیسوئے بیجاں ڈیکر  
 خود پریشاں ہو گیا ان کو پریشاں دیکھ کر  
 حسرتیں عوی کر و تنہاں کا یا چپ رہوں  
 شرم آتی ہے مجھے ان کو پشیمان دیکھ کر  
 اُن مزاروں کی اُداسی اک قیامت بن گئی  
 شمع تک ردنے لگی گور عزیمیاں دیکھ کر  
 چشم ساقی سُرُخ ہو جانے سے آفت ہو گئی  
 اُڑ گئی ساغر سے بے خون شہیداں دیکھ کر  
 چاکہ امانی پہ ہے جھنڈاں کے اُتار خیمیاں  
 خود سبق لے لو ذرا یوسف کا داماں دیکھ کر

موت پہلے کر سہ ہر نہ بکاسا مان کوئی  
 نیکہ برقی جہاں شور الہی تو یہ  
 دیدنی ہو گا وہ انداز نکافات عمل  
 نامرادوں کی طرح آپ کو چاہا ہیں سہ  
 مگر آنکھوں سے نہ دیکھتے ہیں ہر کوئی  
 آنکھ ملنے ہی ہوا پیکر بے جاں کوئی  
 مجمع حشر میں حسب ہو گا پشیمان کوئی  
 یعنی دل میں نہ رکھنا نام کو رماں کوئی  
 کیوں پر گزردہ سہ شیرازہ ہستی دہن ادا  
 کیا نہیں شانہ کش یکسوئے بے جاں کوئی

کس قدر گم تھا نالہ تر سہ سودا کی کا  
 حشر ہیں نام بیکار اکیس سودا کی کا  
 ٹوٹی جاتی ہیں رنگیں و کئی اری تو یہ سہ  
 لٹے ماروں کی کشش کشی لی اللہ کی جذب  
 جل گیا خون جگر لالہ صدای کا  
 لیجئے کھلتا ہے دفتر مری رسوا کی کا  
 کیسا انداز سہ عالم تری انگریز کی کا  
 بھولتا ہی نہیں عالم تری انگریز کی کا  
 دھم دیکھنے کو سہ کچھ دھم کا ہے ہماں تب دھن ادا  
 مختلف حال یہ سہ آپ کے سنیہ ای کا

پرانا درد کوہر سے گزر جانا بھی آتا ہے  
 پریشانی دل شکوہی نے یوں تہی دی  
 وہ ہم ہیں بوقیامت میں بھی کہیں گے کہ نہیں  
 ہماری چشم کا سیلاب بختا ہی نہیں یہ کیا  
 تری تبیہ ہک بٹلا رہی ہیں نہ مانوں گا  
 مگر بیمار شام غم کوہر جانا بھی آتا ہے  
 بکھر کر زلف کوہیہ لی سنور جانا بھی آتا ہے  
 وہ مگر ہو جت کو دل بیکر مگر جانا بھی آتا ہے  
 چڑھی اندی کو سننے ہیں اتر جانا بھی آتا ہے  
 بستم صبح کیا تنگو اُدھس جانا بھی آتا ہے  
 مٹاتا ہے فلک دھن ادا گر ہم کو تو کیا ہو گا  
 ہمیں دنیا میں پیدا نام کر جانا بھی آتا ہے

صندوں سے دیکھے خانہ خراب ہوتا ہے



حجاب طور پہ خود بے حجاب ہوتا ہے  
کسی کا درد سے عالم خراب ہوتا ہے

مہتاری بزم میں دورِ شراب ہوتا ہے  
جواں ہیں عاشقِ ناکام آپ کیا جانیں

حنا کے رنگ سے خونِ شباب ہوتا ہے  
مٹی ہوئی مٹی تربت کو دیکھتے کیسا ہو

کہاں وہ رہتا ہے جو انتخاب ہوتا ہے  
سوا کی چھبکے گرتی ہے برقِ گلشن میں

ذرا سے غیظ میں چہرہ گلاب ہوتا ہے  
نہ بچے رنگِ زمانہ کو آج تک بھن ادا  
خیالِ خواب جو ہوتا ہے خواب ہوتا ہے

دیکھے کتنا جیادور ہے اس کا نور بھی  
بے بسی کی موتِ حیدر ہے آپ کے جبار پر  
جب کیا اظہارِ شوق دید بوسے ناز سے  
مچو تو جیسا بھی ہے کراہی سوا کی کا پاس  
آشنائے عشق ہو کر عشق سے نا آشنا  
پہلے ہی بتا رہی تھی گرمی شوقِ کلیم  
نالہ بھن ادا بھی سن لیں ذرا دل بھٹام کر  
سننے والے سن چکے ہیں نالہ منہور بھی

مانا کہ نگدل ہو بیدر دے بے وفا ہو  
متم ہاتھ دل پر رکھ دو کیوں دردِ اب سوا ہو  
پھر بھی مر لیکن غم کے ہر درد کی دوا ہو  
کیوں چارہ گر کی محنت غیروں کا مدعا ہو

پھر لطفِ زندگی ہو پھر عشق کا مزا ہو  
 ٹھٹھے وہ دردِ دل میں جو دردِ لادو ہو  
 کھینچتے ہیں وہ تیر میرے دل سے  
 ٹوٹیں گیں جو دل کی آواز خوشنما ہو  
 دھن ادا زندگی کا کیا لطف اسکو جسکی  
 ہر ابتداءِ نفس کی پیغامِ انتہا ہو

پہلے تو دل میں سوز کو پیدا کرونگا میں  
 موسیٰ یہ کہہ کے طور پر اکبار چڑھ گئے  
 ٹھکرا کے کہہ رہے ہیں وہ میری لحد کو آج  
 پہلے اک آہ کرنے دو پھر مجھ کو دیکھنا  
 تم لاکھ میری ظاہری آنکھوں سے یاں چھپو  
 پہلے تمہارے تیر تو چھپانی کریں جسگر  
 پہلے جگر متا کیا ایمان و دل دیا  
 دھن ادا آج جان کو شہید کرونگا میں

میں نے تمہارے عشق میں کیا کیا نہیں کیا  
 آہیں نہیں بھری تھیں کہ نالہ نہیں کیا  
 مچھو مٹا با خاک میں پر ہیں کھول گایا  
 جو کچھ کیا جھوٹے اچھا نہیں کیا  
 نکلی اک آد سیڑھی دل سے کیا گروں  
 میں نے تو جان بوجھ کے رسوا نہیں کیا  
 تیرے ہی حسن کے یہ کہہ سکتے ہیں دیکھو  
 میں نے تو دل میں سوز کو پیدا نہیں کیا  
 بالیں سے میری کہہ کے یہ سب چارہ گر اٹھے

بیرے نصیب نے کچھ اچھا نہیں کیا  
تو نے اٹھانہ رکھی کوئی حد بھی ظلم کی

میں نے کیا جو نالہ تو بے جا نہیں کیا  
وصلت کی شب میں کہتے ہیں وہ مجھ کو بار بار  
دھن ادھن میں نے تو رسوا نہیں کیا

میرا اُس شوخ پر اثر نہ ہوا  
ہائے وہ شوخ بھولنے والا  
تاکہ ہوتا میں دل نگاروں میں  
لاکھ روپا نہ نکلا ایک بھی اشک  
کیوں بلاتا نہیں مسیحا کو  
کیسی صورت کہاں کا وہ دیدار  
نالہ کوئی بھی کارگر نہ ہوا  
میری حالت سے باخبر نہ ہوا  
ہائے میں کشتہ منظر نہ ہوا  
دیکھو دامن بھی اپنا تر نہ ہوا  
تجسس اچھا میں چارہ گر نہ ہوا  
اسکی محفل میں بھی گزر نہ ہوا

کوئی بہتر آد جس پریشانی  
میری تربت پہ لوحہ گر نہ ہوا

وہ چھوٹے ہیں پیکاں رہا ہو نیوالے  
کلیجہ مرا غم سے آتا ہے مستہ کو  
گھر آخری دم ہے بیمار غم کا  
خدا کیلئے کچھ اٹکھا رسم مجھ پر  
ادھر آئیں بالیں پہ بیمار غم کے  
کوئی فائدہ تجھ کو ملتا ہے اس سے  
تجھنی نے دیا درد تو ہی مسیحا  
یہی کہہ کے دھن ادھن نے اپنی دی جا  
دل مبتلا کی قضا ہونے والے  
اے یوں نہ جا اوخفا ہونے والے  
اے بیروت خفا ہونے والے  
کلیجہ سے مل کر جدا ہونے والے  
کہاں ہیں وہ محو دعا ہونے والے  
اے دردِ دل کی بنا ہونے والے  
مری ابتداء اتہا ہونے والے  
یونہی مرتے ہیں مبتلا ہونے والے

ادھر آئے ظالم دعا کرنے والے  
 بچھے جانتا ہے یہی سارا عالم  
 کلیجہ کو ستھامے، میں مرنے پر میسر  
 ان آہوں سے کہتا ہے اس گل کو عقدہ  
 نہیں ہم سے لکھتے ہیں اب ظلم تیرے  
 کوئی دم کا ہماں ہے بھن ادا مضطر  
 یہ کہہ کر اٹھے سب دوا کرنے والے

ہو کے وہ شورش پر جفا نکلا  
 میرے ہی دل سے وہ چھپا نکلا  
 دردِ دل کی وہی دوا نکلا  
 دل ہی کجخت پر جفا نکلا  
 کوئی تو دم کو توڑتا نکلا  
 عالم اس گل کو دیکھتا نکلا  
 جیب وہ منہ پھیر کے خفا نکلا  
 دیکھو دیکھو ہوار ہا نکلا  
 دل کو بھن ادا سمجھا تھا اپنا  
 وہ بھی اس کا ہی مبتلا نکلا

مانا مجھ پر جفا نہیں کرتے  
 چارہ گر دیکھو یہ سمجھ سے تو  
 تو ہے نازک مزاج اس ڈر سے  
 مرنیو الے کا آخری دم ہے  
 پھر بھی دل کی دوا نہیں کرتے  
 تیرے دل سے جدا نہیں کرتے  
 نالہ بھی با وفا نہیں کرتے  
 اب بھی آکر دعا نہیں کرتے

متم کہو گے جفا اٹھانہ سکے  
 قسموں سے یہ لوگ ملتے ہیں  
 اس لئے ہم قضا نہیں کرتے  
 عاشقوں سے دغا نہیں کرتے  
 آج بھٹن آدی کیا ہوا متم کو  
 سجدہ نقش پا نہیں کرتے

مُن لو کہ رنگِ محفل کچھ معتبر نہیں ہے  
 آہِ شرفشاں میں کچھ بھی اثر نہیں ہے  
 ہے اک زباں گویا مجمعِ سحر نہیں ہے  
 میں جس پہر رہا ہوں اسکو خبر نہیں ہے  
 کیوں دور دُکھ رہا کیوں ٹیس رہی ہے  
 تیرے مریضِ غم نے یہ کمالِ الٰہی شبِ ظم  
 لئے جھلائے تار و کٹھن و ابھی نہ ڈو و بُو  
 بھٹن آدی گو نہیں ہے اسرارِ بے خودی بھی  
 سب کی خبر ہے محکوم اپنی خبر نہیں ہے

مرے سامنے دلِ بابن کے آیا  
 ہے، سیک ہی دستِ بخیر میری  
 ستم بے بہ میری قضا بن کے آیا  
 غضبِ دُکھوت بھی خدا بن کے آیا  
 ازل ہی سے اس دارِ فانی کو دیکھو  
 جسے لوگ کہتے ہیں ظالمِ ستمگر  
 ستمگر ہیں وہ با و تابن کے آیا  
 مرے دردِ دل کی دوا بن کے آیا  
 مرے حق ہیں وہ بیوفنا بن کے آیا  
 کیا وصل کا اسرار نے بھٹن آدی وعدہ  
 وہ میسر لئے ناحۂ دین کے آیا

نہ بولے طعنہ دے ادغادینے واسلے  
 دکھاتے میں دل بھی دکھا دینے واسلے

کوئی یوں بگڑتا ہے عاشق سے اپنے

ارے دردِ دل کی دوا دینے والے

خفا ہو کے جاتے ہیں اغیار کے گھر

شبِ غم میں محکومِ لادینے والے

خدا کیلئے کچھ تو کھارحم مجھ پر

ارے بیوفا اودغا دینے والے

• نہ یوں روٹھ مجھ سے ذرا بات تو کر

سترا یوں نہ دے اوسترا دینے والے

مرے قتل کو آ رہے ہیں غضب سے

مجھے میری ہستی بٹھلا دینے والے

یہ دیکھو نہ ہو جائے دھن ادا زنج

سنبھل کر دعا کر دعا کرنے والے

دعویٰ کروں گا قتل کا داور کے سامنے

لیکن زبان رک گئی دل کے سامنے

ممکن نہیں کہ رسمِ ذرا اسکو چہ پہ آئے

کیا جا کے حالِ دل کہوں پتھر کے سامنے

یہ رعبِ حسنِ سحانہ کھلی میری کچھ زبان

اک چپ سی لگ گئی مجھے دل کے سامنے

اشفتگی نے میری دکھایا ہے یہ اثر

مضطر تمام ہو گئے مضطر کے سامنے

دھن ادا کا خیال ارے کچھ تو دل میں کر

بٹھاتا ہے دل شکستہ ترے در کے سامنے



میں نے کہا کہ مجھ سے تو پردانہ کیجئے  
 دیکھو کہیں نہ آگ لگے جذبِ عشق سے  
 ایسا ہی ہے تو سینے سے دل کو نکالے  
 میں نے کیا جو شکوک تو بولے وہ ناز سے  
 اسکی رٹ پ میں آیکو آتا ہے گر مزہ  
 میں نے کیا جو نالہ تو حفسگی سے یہ کہا  
 محکوحہ کے واسطے رسوا نہ کیجئے

یہ دل تشار صورتِ جانا نہ ہو گیا  
 تو حسنِ جب بنا تو میں دیوانہ ہو گیا  
 انسو میں نے پالا تھا جس کو ناز سے  
 کوچہ میں اس کے جا کے گرا لڑکھڑا کر میں  
 موسیٰ گئے تھے طور پہ اور کھا کر عشق گئے  
 دل بھی دیا جگر بھی دیا اور جہاں بھی دی  
 دھن ادا اک نگاہ سے دیوانہ ہو گیا

کیا ادا سے وعدہ دیکھن تھی بتِ خود کام کی  
 دنِ تصدق ہو گیا لیکر بلا میں شام کی  
 ہو گئیں آسان گھڑیاں عشقِ نافرِ جام کی  
 دو جہاں صدقے عجیب قدرت ہی تیرے نام کی  
 ہچکیاں لے لیکے جس نے دن رہی سے شام کی  
 میرے ہاتھوں پر ہے میت اس دلِ ناکام کی  
 ضبطِ خود صورتِ بنائے حسن ہو تو کیا کروں

رنگِ رخ گویا کہانی ہے دلِ ناکام کی

حُسنِ عالمسوز کی اللہ سے قدرت روزِ حشر  
کیسی کیسی بجلیاں روکیں نگاہِ عام کی

عشق کا افتاءِ نقشِ پریشاں ہی ہی  
ڈال رکھو کان میں یہ چند باتیں کام کی

لسنِ تراشی کی گری بجلی تو یہ کہتی ہوئی  
دیکھو یوہنی داد ملتی ہے خیالِ خام کی

جملہ موجوداتِ عالم میں ہوئی جلوہ گری  
انتہا یہ ہے کسی کے ارتباطِ عام کی

صبح سے کچھ دن ہے تک تیر و وعدہ پر جتنے  
ہو گئی جب شام تو امید ہو کس شام کی

بیٹھ کر یوسف نے دم بھر مہر کے یازار میں  
شرحِ کردی اصطلاحِ بندہ بے دام کی

پڑتے ہی تیر نظر اک تو اکھی میں جمل گیا  
مل گئی آغاز میں صورت مجھے ابخام کی

میں نے تو بوسہِ نفوس میں لپکا نفویر کا  
جالیے بھی آپ ہی نے باتِ طشت از باہم کی

جب سے خاموشی میں روحانی مرنے ملنے لگے  
مٹ گئی تو قیصرِ اظہارِ غم و آلام کی

عالمِ ہستی میں آئینکا ملا اچھٹا سواد  
ایک دُنیا لے چلا ہوں ساتھ ساتھ زام کی

مے کے بادل جھوم کر برسیں تو غسلِ عام ہو  
تیرے میخانہ سے اکٹھے لاشِ مے آ شام کی

نقشہ عبرت بنے گا دہراک دن دیکھت  
یونہی گر بہزاد نے رورو کو دن سو شام کی

میں کیا تیری صورت پہ شدید انہیں ہوں  
میں کیا خود مجسم بنتا نہیں ہوں  
لگا کر مری قبر پر ایک ٹھوکر  
وہ کہتے ہیں کیا میں مسیحا نہیں ہوں  
وہ آئے ہیں بالین پہ میں کہہ رہا ہوں  
تمہاری بدولت میں اچھا نہیں ہوں  
ذرا پار ہونے دو سیٹھ سے پیکاں  
ابھی درد و غم کا میں نقشہ نہیں ہوں  
ہوں دھن ادا خود اپنی حالت سے واقف  
زمانہ میں میں حسرت بے جا نہیں ہوں

یہ جو مجھ پہ زچھی نظر کر رہے ہیں  
ذرا ظلم کی حالتیں پوچھ ان سے  
اُدھر ہی ہے سارا جہاں نیم بسمل  
جو وہ آج آئے ہیں بالین پہ میری  
جہاں ہیں کہ جیتے ہیں عشاق میرے  
خند آیا ہو دبدار تیرے سراپا پر  
حقیقت میں وہ دلمیں گھر کر رہے ہیں  
جو کوچے میں تیرے گزر کر رہے ہیں  
وہ جس سمت اونچی نظر کر رہے ہیں  
مرے نالے شاید اڑ کر رہے ہیں  
مصیبت میں اپنی گزر کر رہے ہیں  
دُعائیں یہ شام دسھر کر رہے ہیں  
نہیں اس میں دھن ادا کی خطا کچھ  
بُرائی تو قلب و جب گزر رہے ہیں

اپنی صورت دکھائے جاتے ہیں  
 آگے کھٹو کر نگائے جاتے ہیں  
 ہیں تو اچھٹا ہی ہو نہیں سکتا  
 رحم بھی کچھ اکھپیں نہیں آتا  
 تیرے عشاق دیکھ اے ظالم  
 میں تو منہ موڑتا ہوں دُنیا سے  
 مجھ پر جیسی گرا سئے جاتے ہیں  
 میری بگڑی بنائے جاتے ہیں  
 چارہ گر کیوں بلائے جاتے ہیں  
 ہائے محکوم لائے جاتے ہیں  
 تیر پر تیر کھائے جاتے ہیں  
 وہ ادھر منکرا کر جاتے ہیں  
 حال دل ان سے کیا کہوں جھن ادا  
 وہ تو زلفیں بنائے جاتے ہیں

مجھ پر جو وار ادبت بیداد چل گیا  
 تجھ سے نگاہ ملتے ہی ظالم بتاؤں کیا  
 برقی جمالِ یار کی نیرنگیاں تو دیکھ  
 اللہ سے جذبِ عشق کہ بیکار کر دیا  
 کیا پوچھتے ہو حال شبِ انتظار کا  
 ہر شخص پوچھتا ہے کہ کیا حال ہے نرا  
 بہر آد دو ہی روز میں ایسا بدل گیا  
 ہے شکر آج تو مرا، ارماں نکل گیا  
 اک تیر تھا جو سیلے میں آکر نکل گیا  
 عشق محکوم چلا تھا کہ فوراً سنبھل گیا  
 سوزِ جنوں سے قلبِ جگر میرا جل گیا  
 فرقت کی شب میں کوئی کٹیجہ کو مل گیا

تو نے کیا یہ اے جنوں فتنہ ساماں کر دیا  
 پہلے ایمان و جگر سے کی تو اضعِ حسن کی  
 دید کے قابل ہیں اسِ حُسن میں نیرنگیاں  
 اب تو ہر ذرہ کو اس نے اک بیاباں کر دیا  
 دامنِ کر دیا پُر زے گریباں کر دیا  
 ایک دل باقی تھا وہ بھی تذرِ جاناں کر دیا

آؤں کر شوق سے لوٹو بہاروں کا مزا  
داغوں نے بڑھ بڑھ کے دل میرا گلستاں کر دیا  
قل کر کے تجھ کو وہ بلیا ختمہ روئے لگا  
خون ناحق نے اسے آخر پیشیاں کر دیا  
واہ کیا دست صفا پایا ہی قاتل نے میرے  
دار میں بس ایک ہی عاشق کو بیاں کر دیا  
لے جنونِ فتنہ پرور تیرے ہاتھوں یہ ہوا  
جان و دل بہزاد نے قاتل پر تیریاں کر دیا

کیا بتاؤں جلوہ دکھلانے سے عالم کیا ہوا  
دو جہاں بس اک نگاہِ یار سے برہم ہوا  
فتمت اسکی ہے جہاں سکا ہر دنیا اسکی ہے  
جو تیرے اک ارپی میں گر پڑا بسیدم ہوا  
کیا عیادت کیلئے آئے ہو بالیں پر مری  
نبض کیوں رکنے لگی ردِ جگر کیوں کھم ہوا  
خون کے دھبے جیسی تو ہیں نمایاں اس طرح  
میرے ہی اشکوں کی شاید میرا دامن ختم ہوا  
چارہ گریہ کو کشیشیں ساری تزی بیکار ہیں  
میرے زخموں پر ترا کچھ کارگر نہ رہا ہوا  
واہ سے شوقِ شہادت جان کی ہزار ہوں  
اس نے جب شمشیر کھینچی سر مرا خود ختم ہوا  
دیکھ لو بہزاد کی تربت پہ مبدل لگ گیا  
اسکے مہر جانے سے یہ سارا جہاں پُر ختم ہوا

منا ہے ہاتھ میں خنجر ہے آج قاتل کے  
نکا لے جائیں گے ارمانِ دل بھری دل کے

یہ کون قاتلِ عالم ہوا ہے زینتِ محشر  
 کہ ایک ایک سے رخصت ہوا گلے مل کے  
 یہ کس نے آ کے جگا یا لگا کے اک ٹھوکر  
 ہیں گہری نیند میں سوتا تھا پاس قاتل کے  
 ہوئے دامنِ قاتل سے قوتِ محشر  
 کہ کھر کھر کے بجھے سب چراغِ محفل کے  
 ذرا بھی ہستی بہت زاد پر نہ رسم آیا  
 کہ کم نے نمیٹ دیا مثلِ نقشِ باطل کے

وصل کی شب ہائے قالی جانیگی  
 جب نگہ اس شورش سے رط جانیگی  
 دفن کرنے وقت نیست پہ مری  
 پوچھتا ہوں ان سے یہ گہرا کے میں  
 کو لہنی حسرت نکالی جائے گی  
 میرے پیرے کی بھائی جائے گی  
 خاک کم سے خاک ڈالی جائے گی  
 میری کب حسرت نکالی جائے گی  
 اے بتو توبہ کرو توبہ کرو  
 کیا ہماری آہ خالی جائے گی

سامنے تو ہو توبہ کو دنیا بھٹے کلزار ہے  
 سامنے آنکھوں کے میرے کا کل تھا ادا ہے  
 سنتے ہیں پردہ رخ روشن سے آنکھ کا ابھی  
 اب صفا کس پر کر لگا ہاتھ اور دست جنوں  
 آف ری منہور کی ثابت قدمی کیا کہتا  
 میں بھی مقتل میں تھیکائے سر کھڑا ہوں دم بخود  
 شاید عاجز ہو گیا ہی ظلم سے جب ہی توبوں  
 تو نہ ہو جب پاس توبہ سارا عالم خار ہے  
 جب ہی تو سارا جہاں نظر نہیں میری خار ہے  
 ایک عالم آج اس کا طالب دیدار ہے  
 دیکھ دامن میں سے باقی بھی کوئی تار ہے  
 وہ کہے جاتا ہی اپنی سامنے گودا رہے  
 غصہ میں قاتل بھرا ہے ہاتھ میں تلوار ہے  
 آج بہزاد حزمین جاں دینے کو نیا رہے



بیٹھے ہیں سلاٹے ہی پر سکر رہے ہیں  
 ٹھکرا کے کیوں لحد کو محشر اٹھا رہی ہیں  
 ظلم و ستم بڑھا ہے اس درجہ ان کا دیکھو  
 جزیکہ بھی نہیں ہے اب کوئی رونے والا  
 اس درجہ انکی مائل ہے ظلم پر طبیعت  
 شوقِ شہادت پیدا غالب ہوا ہر دم پر  
 اس زندگی سے میری ہے لاکھ موت اچھی  
 بہتر ادس و طرح کے صدمے اٹھا رہے ہیں  
 وہ جان بوجھ کر بھی بجلی گر رہے ہیں  
 سوتے ہوؤں کو آخر وہ کیوں جگا رہے ہیں  
 ٹھوکر لگا کے میری تربت مٹا رہے ہیں  
 اک ستم جلا رہی ہے اسکو بجھا رہی ہیں  
 گھر غیر کے گئے ہیں محبو جلا رہی ہیں  
 وہ قتل پر جیلے ہیں ہم سر جھکا رہے ہیں  
 اس زندگی سے میری ہے لاکھ موت اچھی  
 بہتر ادس و طرح کے صدمے اٹھا رہے ہیں

اور کیا ہوگی داستانِ درد  
 کس طرح میں سمجھاؤں اپنے کو  
 یا تو حیران و بے کسی دیکر  
 تڑپ اٹھ استراق کا مارا  
 درد ہی درد ہے بیانِ درد  
 ارے بے خبر مدگمانِ درد  
 ہے چلا ساتھ کاروانِ درد  
 دیکھو ہوتی ہے ایسی شانِ درد  
 درد کہتا ہے حال اٹھ اٹھ کر  
 اور ہوتی ہے کیا زبانِ درد

ہائے جس سمت سے تیر نظر جاتے ہیں  
 تیرے ہمایہ شبِ غم جو گزر جاتے ہیں  
 یہ نیا ظلم ہے سمت کا بگڑنا دیکھو  
 آج کل ظلم پہ مائل ہے طبیعت ان کی  
 ایک عالم کی نگاہوں میں اتر جاتے ہیں  
 جان سے جاتے ہوئے نام بھی کر جاتے ہیں  
 ابھی کہتے ہیں ابھی کہتے ہیں گھر جاتے ہیں  
 مہینے لڑ لڑاؤ انکو وہ غیر کے گھر جاتے ہیں  
 اس نے بھن آدی جواں ہونے ہی ڈھایا پر ظلم  
 دیکھو دیکھو وہ لئے میرا جسک جاتے ہیں

گریسو کوئی بکرا ہے اُدھر محو دعا ہے  
دل بھلی ہری مرے پاس تو اک دیکر اس ہے  
کوئی مرے زخموں کو کھڑا دیکھ رہا ہے  
ہڈل بھاری بالیں سر پر زردا ٹٹا ہے  
شمشیر کو بوجھد تو ارے خون بکرا ہے  
یوں سر کو جھکائی ہوئے کچھ سوچ رہا ہے  
آیا تو وہ ہے فاختہ خانی کے لئے پر  
جھن ای کی تربت کو کھڑا میٹ رہا ہے

بیمار ادھر تکا دم زرا ہے  
سینہ بھی ہری میرا تو وہ ہی پیروں کی چھائی  
ہر زخم ہر آبلہ رہنے کو ہے مشاید  
اے دیکھنے والے مرے اے قاتلِ عالم  
قاتل نہ تمہیں سارا جہاں جان لے رکھو  
ہے وصل کا دن جب ہی تو وہ قاتلِ عالم  
آیا تو وہ ہے فاختہ خانی کے لئے پر  
جھن ای کی تربت کو کھڑا میٹ رہا ہے

تو کس کو مار آئی زچھی نظر بتا دے  
زخم آبلے بی کیوں کا عارہ گر بتا دے  
آئیکو ہے فقنا کب شمع سحر بتا دے  
کم ہو کا یا بڑھے کا درد جگر بتا دے  
کیوں ہو رہی ہیں نظریں یہ سوئی و رہا دے  
کب تک بکھیں گے آنسو ای چشمِ تربت بتا دے  
آئے تو ہیں وہ دل ہیں بہت سزا د فوف یہ ہے  
مکن ہے راز میرا قلب و جسک بت دے

کس کو کیا ہی گھائل بیداد گر بتا دے  
کی تو نے چارہ ساندی پیر آؤش ہو کیا  
عیا کا تمام شب کا گھرا کہ پوچھتا ہے  
تو جان لیگا میری یا مجھ کو لطف دے گا  
پھر شخص پوچھتا ہے بیمارِ شام غم سے  
طوفان اٹھ نہ جائی پھر غرق ہونہ دینا  
آئے تو ہیں وہ دل ہیں بہت سزا د فوف یہ ہے  
مکن ہے راز میرا قلب و جسک بت دے

جھپہ پہ بجلی گرائی جائے گی  
میری ہستی مٹائی جائے گی  
دل کی حالت دکھائی جائے گی  
میری تربت مٹائی جائے گی  
اُن کو تو شرم آئی جائے گی

اپنی صورت دکھائی جائے گی  
زلف اپنی بنائی جائے گی  
جب وہ آئیں گے میری بالیں پر  
فاختہ پڑھنے آئیں گے لیکن  
کیے ارمان نکلیں گے بہت سزا د

دردِ دل کی دوا نہیں ہوتی      ہائے محکوم شفا نہیں ہوتی  
 اب تو ارماں نکال دو میرے      وصل کی شب جیا نہیں ہوتی  
 میں کہتا ہوں نسی و وصل کی شب      آج بھی کیوں جفا نہیں ہوتی  
 سچ کہا ہے کسی نے اے دھن ادا  
 خود کے لئے دوا نہیں ہوتی

آئے ہیں فاحشہ کو شکنیں ہیں اس جبین پر  
 ہے زلزلہ میں عالم گوہر ہیں زمیں پر  
 کیوں قتل کر کے محکوموں نے لگا ستمگر  
 کیوں ایڑیاں رگڑتے دیکھا مجھ زمیں پر  
 سوز دروں نے دیکھا آخر اثر دکھایا  
 چھالے ابھر چکے ہیں دل میں کہیں کہیں پر  
 ہو خیر دل کی یارب، کہتے ہیں دردِ دالے  
 شکنیں پڑی ہوئی ہیں اس چاند سی جبین پر  
 بہتر آدھستہ جاں بھی حریف غلط ہے گویا  
 نریت کو اسکی ڈھونڈ دیکھو یہیں کہیں پر

ظاہر میں یہ عیسو وہیں گوسب دنیا کی تدبیروں میں  
 باطن میں قیامت پہناں ہی ان آہونکی تاثیر و نہیں  
 ہے چلتی ہوئی تدبیر یہی سب دنیا کی تدبیروں میں  
 پہناں ہے مراد دل میری ان آہونکی تاثیر و نہیں  
 زخمی ہے جگر گھائل ہو دل سینہ کیا ہے چھلنی ہے  
 اُن توڑ بلا کا ہے ظالم تیری شرکاں کے تیر و نہیں



مشکل ہے ذرا اچھا ہوتا بیمار شبِ غم کا اب تو  
 ناکامی پائی جاتی ہے دُنیا بھر کی تدبیر و تدبیر  
 قتالِ جہاں ہے تو بیشک مشہور ہی تیری سقت کی  
 اک تیغِ ادا کیا کم ہے تری دُنیا بھر کی شمشیر و نمبر  
 ہنستے ہنستے رو دینا بتلاتا ہے بیماروں کا  
 کچھ یاس کی رنگ آمیزی ہے امید کی تصویر و نمبر  
 وہ آتے ہیں نہ آتے ہے قضا کو کشمکشِ فرقت بتلاتا  
 کیا ہوتا ہے انجامِ مرا ان دونوں کی تاخیر و نمبر  
 وہ دیکھو پھر زردی چھائی بیمارِ شبِ غم کے مُنہ پر  
 پھر یاس نے اپنا رنگ بھرا امید و تکی تصویر و نمبر  
 اک اکھوئے رم خوردہ ہیں ہم اک جشی لُتفہ ہیں ہم  
 ہاں ہاں جگر و شوق سے جگر و زلفون کی زنجیر و نمبر  
 نالہ لب پر آنکھوں میں آسنو خاک گریباں خاک بہ سر  
 اک نقشہِ عبرت ہوں دھن ادا اس دُنیا کی تصویر و نمبر

افسانہ میرے عشق کا مشہور ہو گیا  
 آتا نہیں سمجھ میں بتا لے رگِ گلو  
 میں بھی جہاں میں صورتِ منہور ہو گیا  
 وہ تھا اگر قریب تو کیوں دور ہو گیا  
 ایک ایک زخمِ دل مرا تا سور ہو گیا  
 سیتہ سے تم لپٹ گئے مجبور ہو گیا  
 سہا جی میں یہ خیال نہ بولوں گا عمر بھر  
 بہزاد بہکی بہکی سی کہتا ہے آج کیوں  
 کس کی تشیلِ آنکھ سے محنور ہو گیا

جب تمہارے عشق کا آزار ہو گیا  
 دُنیا کا سہل کام بھی دُشوار ہو گیا

اں ہاں اٹھا پیر رخ روشن سریہ نقاب  
 میں امتحان دید کو تیار ہو گیا  
 شیشہ سے کچھ غرض ہی نہ ساغری کام  
 میں تو تری نگاہ سے سرشار ہو گیا  
 اس نے نگاہِ گرم سے دیکھا تو مر مٹا  
 کھو کر لگائی اس نے تو بیدار ہو گیا  
 ساقی کی اس نگاہ کی اندری شوخیاں  
 بہز آداک نگاہ میں سرشار ہو گیا

رشکِ جنت مری تربت کو بنائے جاؤ  
 ایک ٹھوکر ہی جنازے پہ لگاتے جاؤ  
 آؤ آؤ مجھے سینے سے لگاتے جاؤ  
 میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے جاؤ  
 فاتحہ پڑھنے کو آئے تو ہو پر ظلم کرو  
 اکھیر و کھیر و مری تربت تو مٹاتے جاؤ  
 تاکہ ہر رگ سے نکل جائے مری کھنچ کے دم  
 اپنی بھری ہوئی زلفوں کو بنائے جاؤ  
 حکم یوں موت کا دیتے ہیں بھرو وہ سیر بزم  
 جاتی و نیا کا تماشہ تو دکھاتے جاؤ  
 شکوہ شد کہ کہتے ہیں وہ مجھے دھن ادا  
 دردِ دل کا مجھے اتنا نہ بناتے جاؤ

گہرا کے دم نکل گیا قاتل کے سامنے  
 انوس آج لٹ گیا منزل کے سامنے  
 حسنِ جگر فروز نے کھایا نہ کچھ بھی رحم  
 مجنوںِ رطب کے رہ گیا محل کے سامنے  
 اللہ بے شوقِ قتل کہ کچھ بھی نہیں خیال  
 قدمو پتہ سر جھکا کر ہوں قاتل کے سامنے  
 ممکن ہی وہ بھی محلے عجیب کشکش میں ہوں  
 اظہارِ آرزو جو کروں دل کے سامنے



آخر کھی کے جذبے دکھلایا یہ اثر جو آج روئے ہے ہیں وہ سہیل کے سامنے  
 دریائے بیکراں میں ہوں لہریں ہیں موجزن  
 طاقت جواب دے چکی ساحل کے سامنے

————— ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ —————

تَمَامِ شَد